(مع غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے بارے میں سُوال جواب)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ

MC 1286

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

کراماتِ شیرِ خدا

کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ اوّل تا آخِر پڑھ لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب ومعلومات کے ساتھ ساتھ حضرتِ شیرِ خدا سے اُلفت وعقیدت کا جذبہ دل میں بڑھتا محسوس فرمائیں گے۔

دُرُودِ شریف کی فضیلت

مولیٰ علی نے خالی ہتھیلی پر دم کیا اور۔۔۔۔

ایک بار کسی بِھکاری نے کُفّار سے سُوال کیا، اُنہوں نے مذاقاً امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس بھیج دیا جو کہ سامنے تشریف فرما تھے۔ اُس نے حاضِر ہو کر دَسْتِ سُوال دراز کیا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے **10 بار دُرُود شریف** پڑھ کر اُس کی ہتھیلی پر دم کر دیا اور فرمایا: مُٹّھی بند کر لو اور جن لوگوں نے بھیجا ہے اُن کے سامنے جا کر کھول دو۔ (کُفّار ہنس رہے تھے کہ خالی پھونک مارنے سے کیا ہوتا ہے!) مگر جب سائل نے اُن کے سامنے جا کر مُٹّھی کھولی تو اُس میں **ایک دِینار تھا! یہ کرامت** دیکھ کر کئی کافِر مسلمان ہو گئے۔ (راحتُ القلوب ص ١٤٢)

وِرْد جس نے کیا دُرود شریف اور دل سے پڑھا دُرود شریف

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حاجتیں سب رَوا ہوئیں اُس کی ہے عَجَب کیمیا دُرُود شریف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا

ایک حبشی غلام جو کہ امیرُ الْمُؤمِنین حیدرِ کرّار، صاحِبِ ذُوالْفِقار، حَسَنَینِ کریمَین کے والِدِ بُزُرگوار، حضرتِ مولا مُشکلکُشا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے بَہُت مَحبَّت کرتا تھا، شامتِ اَعمال سے اُس نے ایک مرتبہ چوری کر لی۔ لوگوں نے اُس کو پکڑ کر دربارِ خلافت میں پیش کر دیا اور غلام نے اپنے جُرم کا اِقرار بھی کر لیا۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حُکْمِ شَرْعی نافِذ کرتے ہوئے اُس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ جب وہ اپنے گھر کو روانہ ہوا تو راستہ میں حضرتِ سَلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور اِبنُ الْکَوّاء رَحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے ملاقات ہوگئی۔ اِبنُ الْکَوّاء نے پوچھا: تمہارا ہاتھ کس نے کاٹا؟ تو غلام نے کہا: ''امیرُ الْمُؤمِنین ویَعسُوبُ الْمُسلمین وزَوجِ بتول (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے۔'' اِبنُ الْکَوّاء نے حیرت سے کہا: ''انہوں نے تمہارا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر بھی تم اِس قَدَر اِعزاز و اِکرام کے ساتھ اُن کا نام لیتے ہو!'' غلام نے کہا: **''میں ان کی تعریف کیوں نہ کروں! انہوں نے حق پر میرا ہاتھ کاٹا اور مجھے عذابِ جہنَّم سے بچا لیا۔''** حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے دونوں کی گفتگو سنی اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے اِس کا تذکرہ کیا تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

نے اُس غلام کو بُلوایا اور اُس کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی پر رکھ کر رومال سے چھپا دیا پھر کچھ پڑھنا شُروع کر دیا، اِتنے میں ایک غیبی آواز آئی: ''کپڑا ہٹاؤ۔'' **جب لوگوں نے کپڑا ہٹایا تو غلام کا کٹا ہوا ہاتھ کلائی سے اِس طرح جُڑ گیا تھا کہ کہیں کٹنے کا نشان تک نہیں تھا!** (تفسیرِ کبیر ج٧ ص٤٣٤)

اے شبِ ہجرت بجائے مصطفٰے بر رَخْتِ خواب

اے دمِ شدّت فِدائے مصطفٰے امداد کُن (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: اے ہجرت کی رات سرورِ کائنات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک بچھونے پر لیٹنے والے! اے ایسے سَخْت امتحان کے لمحات میں شَہَنْشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جان کا نذرانہ حاضر کرنے والے! میری اِمداد فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کرامت کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولٰی مُشکِل کُشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنے ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ کے فضلِ عَمِیْم سے کس طرح اپنے غلام کا کٹا ہوا ہاتھ جوڑ دیا! بے شک ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ اپنے مَقبول بندوں کو طرح طرح کے **اِختیارات** سے نوازتا ہے اور اُن سے ایسی باتیں صادِر ہوتی ہیں جنہیں انسانی عقلیں سمجھنے سے قاصِر ہوتی ہیں۔ بعض اوقات شیطان کے وَسوَسے میں آکر بعض نادان

کرامات کو عَقْل کے ترازو میں تولنے لگتے ہیں اور یوں گمراہ ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھئے ! **کرامت** کہتے ہی اُس خرقِ عادت بات کو جو عادتاً مُحال یعنی ظاہری اسباب کے ذَرِیعے اُس کا ظاہر ہونا ممکن نہ ہو۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 58 پر صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **نبی** سے قَبْل از اعلانِ نُبُوَّت ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو ان کو **اِرہاص** کہتے ہیں اور اعلانِ نُبُوَّت کے بعد صادِر ہوں تو **مُعْجِزَہ** کہتے ہیں، عام مؤمنین سے اگر ایسی چیزیں ظاہر ہوں تو اسے **مَعُونَت** اور ولی سے ظاہر ہوں تو **کرامت** کہتے ہیں نیز کافر یا فاسق سے کوئی خرقِ عادت ظاہر ہو تو اسے **اِستِدْراج** (اِس۔تِد۔راج) کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۸ مُلَخَّصاً)

عَقْل کو تنقید سے فرصت نہیں
عِشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دریا کی طُغیانی خَتْم ہوگئی

ایک مرتبہ نَہرِ فُرات میں ایسی خوفناک طُغیانی آ گئی (یعنی طوفان آ گیا) کہ سَیلاب میں تمام کھیتیاں غَرقاب ہو (یعنی ڈوب) گئیں لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں فریاد کی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فوراً اُٹھ

کھڑے ہوئے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جُبّہَ مبارَکہ وعمامہَ مُقدَّسہ و چادر مبارَکہ زیبِ تن فرما کر گھوڑے پر سوار ہوئے، حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر کئی حضرات بھی ہمراہ چل پڑے۔ فُرات کے کنارے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم نے دو رَکعت نَماز ادا کی، پھر پُل پر تشریف لاکر اپنے عَصا سے نَہرِ فُرات کی طرف اِشارہ کیا تو اُس کا پانی ایک گز کم ہوگیا، پھر دوسری مرتبہ اشارہ فرمایا تو مزید ایک گز کم ہوا جب تیسری بار اِشارہ کیا تو تین گز پانی اُتر گیا اور سیلاب خَتْم ہوگیا۔ لوگوں نے اِلتجا کی: یا امیرُ الْمُؤْمِنِین! بس کیجئے یِہی کافی ہے۔ (شواهدُ النّبوة ص ٢١٤)

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوّتِ پروَرْدگار

لا فتٰی اِلَّا علی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چشمہ اُبل پڑا!

مقامِ صِفِّین جاتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم کا لشکر ایک ایسے میدان سے گزرا جہاں پانی نہیں تھا، پورا لشکر پیاس کی شِدَّت سے بے تاب ہوگیا۔ وہاں ایک گرجا گھر تھا، اُس کے راہِب نے بتایا کہ یہاں سے دو فَرسَخ (یعنی تقریباً 14 کلومیٹر) کے فاصلے پر پانی مل سکے گا۔ کچھ حضرات نے وہاں جا کر پانی پینے کی اِجازت طلب کی، یہ سنکر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم اپنے خَچَّر پر سُوار ہو

گئے اور ایک جگہ کی طرف اِشارہ کر کے کھودنے کا حُکم فرمایا، کُھدائی شروع ہوئی، ایک پتّھر ظاہر ہوا، اُسے نکالنے کی تمام تر کوششیں ناکام ہوگئیں، یہ دیکھ کر مولیٰ مشکلکشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سُواری سے اُترے اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں اُس پتّھر کی دراڑ میں ڈال کر زور لگایا تو وہ پتّھر نکل پڑا اور اُس کے نیچے سے ایک نہایت صاف وشَفّاف اور شیریں (یعنی میٹھے) پانی کا **چشمہ اُبل پڑا!** اور تمام لشکر اُس سے سیراب ہوگیا۔ لوگوں نے اپنے جانوروں کو بھی پلایا اور مشکیزے بھی بھر لئے، پھر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے وہ پتّھر اُس کی جگہ پر رکھ دیا۔ گرجا گھر کا عیسائی راہِب یہ **کرامت** دیکھ کر مولیٰ مُشکِلکُشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عَرض گزار ہوا: کیا آپ نبی ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیا آپ فِرِشتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ اُس نے کہا: پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں پیغمبرِ مُرسَل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدُ اللّٰہ خاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صَحابی ہوں اور مجھ کو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند باتوں کی وصیَّت بھی فرمائی ہے۔ اتنا سنتے ہی وہ عیسائی راہِب کلمہ شریف پڑھ کر مُشَرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: تم نے اتنی مدَّت تک اسلام کیوں قَبول نہیں کیا تھا؟ راہِب نے کہا: ہماری کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اِس گرجا گھر کے قریب پانی کا ایک چشمہ پوشیدہ ہے، اِس چشمے کو وُہی شَخْص ظاہر کرے گا جو نبی ہوگا یا نبی کا صَحابی۔ چُنانچِہ میں اور مجھ سے پہلے بَہُت سے راہِب اِس گرجا گھر میں اِسی انتِظار میں مُقیم رہے۔ آج آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے

یہ چشمہ ظاہر کر دیا تو میری مُراد بَر آئی اس لئے میں نے دینِ اسلام قَبول کرلیا۔ راہِب کا بیان سن کر شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم رو پڑے اوراِس قدر روئے کہ رِیش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی، پھر ارشاد فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہ ان لوگوں کی کِتابوں میں بھی میرا ذِکْر ہے۔ یہ راہِب مسلمان ہوکر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے خادِموں اور مجاہدوں میں شامِل ہوگیا اور شامیوں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگیا اور مولیٰ مُشکِلکُشا نے اپنے دَسْتِ مبارَک سے اُسے دَفْن کیا اور اُس کے لیے مغفِرت کی دُعا فرمائی۔

(مُلَخَّص از کرامات صحابہ ص۱۱٤، شواھد النبوۃ ص۲۱٦)

مرتَضٰی شیرِ خدا، مَرحَب کُشا، خیبر کُشا

سرورا لشکر کشا مشکِل کُشا اِمداد کُن (حدائقِ بخشش شریف)

شَرْحِ کلامِ رضا: اے مُرتَضٰی (یعنی پسندیدہ ومقبول)! اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے شیر، اے مَرْحَب (مَرحَب بن حارِث نامی یہودی، عرب کے نامور پہلوان اور قلعۂ خیبر کے رئیسِ اعظم) کو پچھاڑنے والے! اے فاتِحِ خیبر! اے میرے سردار! اے تنِ تنہا دُشمن کے لشکر کو شکست دینے والے! اے مشکِلات حل فرمانے والے! میری اِمداد فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فالِج زدہ اچّھا ہوگیا

ایک مرتبہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی

وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے دونوں شہزادوں حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن و امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ حَرَمِ کعبہ میں حاضِر تھے کہ دیکھا وہاں ایک شخص خوب رورو کر اپنی حاجت کے لیے دُعا مانگ رہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حُکم دیا کہ اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ اِس شخص کی ایک کروٹ چونکہ فالج زدہ تھی لہٰذا زمین پر گھسٹتا ہوا حاضِر ہوا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اُس کا واقِعہ دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کی: یا امیرَ المؤمنین! میں گناہوں کے مُعاملے میں نہایت بے باک تھا، میرے والدِ محترم جو کہ ایک نیک و صالح مسلمان تھے، مجھے بار بار ٹوکتے اور گناہوں سے روکتے تھے، ایک دن والدِ ماجد کی نصیحت سے مجھے غصّہ آگیا اور میں نے ان پر ہاتھ اُٹھادیا! میری مار کھا کر وہ رنج وغم میں ڈوبے ہوئے حَرَمِ کعبہ میں آئے اور انہوں نے میرے لئے بددُعا کر دی، اُس دعا کے اثر سے اچانک میری ایک کروٹ پر فالج کا حملہ ہوگیا اور میں زمین پر گھسٹ کر چلنے لگا۔ اِس غیبی سزا سے مجھے بڑی عِبرت حاصل ہوئی اور میں نے رورو کر والدِ محترم سے مُعافی مانگی، انہوں نے شفقتِ پدری سے مغلوب ہوکر مجھ پر رَحْم کھایا اور مُعاف کر دیا۔ پھر فرمایا: ''بیٹا چل! میں نے جہاں تیرے لیے بددعا کی تھی وہیں اب تیرے لئے صحّت کی دُعا مانگوں گا۔'' چُنانچہ ہم باپ بیٹے اُونٹنی پر سُوار ہوکر مکّۂ معظّمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا آرہے تھے کہ راستے میں یکا یک اُونٹنی بِدَک کر بھاگنے لگی اور میرے والدِ ماجد اُس کی پیٹھ پر سے گر کر دو چٹانوں کے درمیان وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن اب میں اکیلا ہی حَرَمِ کعبہ میں حاضِر

ہو کر دن رات رو رو کر خدا تعالٰی سے اپنی تندرُستی کے لیے دعائیں مانگتا رہتا ہوں۔ امیرُالمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اس کی داستانِ عبرت نشان سن کر اس پر بڑا رَحم آیا اور فرمایا: اے شخص! اگر واقعی تمہارے والد صاحِب تم سے راضی ہو گئے تھے تو اطمینان رکھو اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا، پھر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے چند رَکعت نماز پڑھ کر اُس کیلئے دعائے صحّت کی پھر فرمایا: ''قُمْ! یعنی کھڑا ہو!'' یہ سنتے ہی وہ بلا تکلُّف اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ (مُلَخَّص از حجۃُ اللہ علَی العالمین ص ٦١٤)

کیوں نہ مُشکلکُشا کہوں تم کو
تم نے بگڑی مری بنائی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولادِ علی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بدلہ

ابو جعفر نامی ایک شخص کوفہ میں رہتا تھا، لین دین کے مُعامَلے میں وہ ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آتا تھا، بِالخصوص اولادِ علی کا کوئی فرد اس کے یہاں کچھ خریداری کرتا تو وہ جتنی بھی کم قیمت ادا کرتا قبول کر لیتا ورنہ حضرتِ مولٰی علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے نام قرض لکھ دیتا۔ گردِشِ دَوراں کے باعِث وہ مُفلِس ہو گیا۔ ایک دن وہ گھر کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ ایک آدمی اُدھر سے گزرا، اور اُس نے مذاق اُڑاتے ہوئے کہا: ''تمہارے بڑے مقروض (یعنی حضرتِ مولی علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے قرضہ ادا

کیا یا نہیں ؟'' اُس کو اِس طنز کا سَخْت صدمہ ہوا۔رات جب سویا تو خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت سے شَرَفْیاب ہوا،حَسَنَینِ کریمین (یعنی حَسَن و حُسین) رضی اللہ تعالٰی عنھما بھی ہمراہ تھے،آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شہزادگان سے دَرْیافْت کیا:تمہارے والد صاحِب کا کیا حال ہے؟ حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے پیچھے سے جواب دیا:یا رسولَ اللّٰہ !میں حاضِر ہوں ۔ارشاد ہوا:'' کیا وجہ ہے کہ اِس کا حق ادا نہیں کرتے ؟'' انہوں نے عَرْض کی :یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم !میں رقم ہمراہ لایا ہوں ۔فرمایا: اس کے حوالے کر دو۔حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ایک اُونی تھیلی ان کے حوالے کر دی اور فرمایا:''یہ تمہارا حق ہے۔'' رسولِ مُکَرَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''اِسے وصول کرلو اور اس کے بعد بھی ان کی اولاد میں سے جو قرض لینے آئے اس کو محَروم نہ لوٹانا،آج کے بعد تمہیں فَقْر و فاقہ اور مُفلِسی و تنگ دستی کی شکایت نہیں ہوگی۔'' جب بیدار ہوا تو وہ تَھیلی اُس کے ہاتھ میں تھی ! اُس نے اپنی بیوی کو بُلا کر کہا: یہ تو بتاؤ کہ میں سویا ہوا ہوں یا جاگ رہا ہوں؟ اُس نے کہا: آپ جاگ رہے ہیں ۔وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا تھا،سارا قِصّہ اپنی زوجۂ محترمہ سے بیان کیا،جب مقروضوں کی فہرست دیکھی تو اس میں حضرتِ مولیٰ علی،شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے نام ذرّہ بھر قرضہ باقی نہیں تھا۔(یعنی فہرست سے وہ تمام لکھا ہوا قرضہ صاف ہو چکا تھا)

(شَواھِدُ الحق ص٢٤٦)

علی کے واسطے سورج کو پھیرنے والے

اِشارہ کر دو کہ میرا بھی کام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نام و اَلقاب

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکلکشا، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مکّۃ المکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں پیدا ہوئے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجدہ حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اَسَد رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اپنے والد کے نام پر آپ کا نام ''حیدر'' رکھا، والِد نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا نام ''علی'' رکھا۔ حُضورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ''اَسَدُ اللہ'' کے لقب سے نوازا، اس کے علاوہ ''مُرتَضٰی (یعنی چُنا ہوا)''، ''کرّار (یعنی پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)''، ''شیرِ خدا'' اور ''مولا مشکِل کُشا'' آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مشہور اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مکّی مَدَنی آقا میٹھے میٹھے مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچازاد بھائی ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٨ ص ٤١٢ وغیرہ ملخصا)

حضرتِ علی کا مُختَصر تعارُف

خلیفۂ چہارُم، جانَشینِ رسول، زَوجِ بَتُول حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی کُنْیَت ''ابوالحَسَن'' اور ''ابوتُراب'' ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ

شَہَنشاہِ ابرار، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے چچا ابوطالِب کے فرزندِ اَرْجمند ہیں۔ عامُ الْفِیل[1] کے 30 سال بعد (جب حُضُور نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عُمر شریف 30 برس تھی) 13 رَجَبُ الْمُرَجَّب بروز جُمعۃ المبارک حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خانۂ کعبہ شریف زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے اَندر پیدا ہوئے۔[2] مولٰی مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والِدۂ ماجِدہ کا نام حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنت اَسَد رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم 10 سال کی عُمر میں ہی دائرۂ اسلام میں داخِل ہوگئے تھے اور شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت، شافِعِ اُمّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کے زیرِ تربیّت رہے اور تادمِ حیات آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِمداد ونُصرت اور دینِ اسلام کی حمایت میں مصروفِ عَمَل رہے۔ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مُہاجرینِ اَوّلین اور عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں شامل ہونے اور دیگر خُصُوصی دَرَجات سے مُشرَّف ہونے کی بِنا پر بَہُت زیادہ مُمتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ غزوۂ بدر، غزوۂ اُحُد، غزوۂ خَنْدَق وغیرہ تمام اِسلامی جنگوں میں اپنی بے پناہ شُجاعت کے ساتھ شرکت فرماتے رہے اور کُفّار کے بڑے بڑے نامْوَر بہادُر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی تلوارِ ذُوالْفِقار کے قاہرانہ وار سے واصِلِ نار ہوئے۔ امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شہادت

---

[1] یعنی جس سال نامُرادو نا ہنجار اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مشرَّفہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اِس واقعہ کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "عجائب القرآن مع غرائب القرآن" کا مطالعہ کیجئے۔ [2] مُستدرک ج ٤ ص ١١١ حدیث ٦٠٩٨

کے بعد انصار ومُہاجرین نے دَستِ بابَرَکت پر بَیْعَت کر کے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو امیرُ الْمُؤمِنِین مُنتَخب کیا اور 4 برس 8 ماہ 9 دن تک مسندِ خِلافت پر رونق افروز رہے۔ 17 یا 19 رَمَضانُ الْمبارَک کو ایک خبیث خارِجی کے قاتِلانہ حملے سے شدید زخمی ہو گئے اور 21 رَمضان شریف یک شَنْبَہ (اتوار) کی رات جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الْخُلَفاء ص ۱۳۲، اسد الغابة ج ٤ ص ۱۲۸، ۱۳۲، ازالة الخفاء ج ٤ ص ٤۰٥، معرفة الصحابة ج ۱ ص ۱۰۰ وغیره)

اصلِ نسلِ صَفا وجہِ وصلِ خدا
بابِ فضلِ وِلایَت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

شَرْحِ کلامِ رضا: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم خالص پاک سادات کی جڑ اور بُنیاد ہیں، واصِل بِاللہ ہونے (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مقرَّب بننے) کا سبب اور فضائلِ وِلایَت ملنے کا دروازہ ہیں، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْم" کہنے لکھنے کا سبب

جب قُریش مبتلائے قَحط ہوئے تھے تو حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ابوطالِب پر تخفیفِ عِیال (یعنی بال بچّوں کا بوجھ ہلکا کرنے) کے لئے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اپنی بارگاہِ ایمان پناہ میں لے آئے، حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے حُضُور مولائے کُل سیِّدُ الرُّسُل صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے

کِنارِ اقدس (یعنی آغوش مبارک) میں پَرْوَرِش پائی، حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کُھلتے ہی محمّدٌ رَّسولُ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جمالِ جہاں آرا دیکھا، حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں۔ تو جب سے اِس جنابِ عِرفان مآب رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہوش آیا قَطْعًا یقیناً ربّ عزَّوَجَلَّ کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا۔ ہرگز ہرگز بُتوں کی نَجاست سے ان کا دامنِ پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لَقَبِ کریم ''کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ'' ملا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۸ ص ۴۳۶) 10 برس کی عُمْر میں شجرِ اسلام کے سائے میں آ گئے، نبیِّ کریم، رء ُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہرَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی کی زَوجیّت میں آئیں۔ بڑے شہزادے حضرتِ سیِّدنا امام حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کُنْیَت ''اَبُو الْحَسَن'' ہے اور مدینے کے سلطان، سردارِ دو جہان، رَحْمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو ''ابُو تُراب'' کُنیت عطا فرمائی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۲) حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو یہ کُنیَت اپنے اصلی نام سے بھی زیادہ پیاری تھی۔ (بُخاری ج ۲ ص ۵۳۵ حدیث ۳۷۰۳)

''ابو تُراب'' کُنیت کب اور کیسے ملی!

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی،

شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک روز شہزادیٔ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّھرَاء رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس گئے اور پھر مسجِد میں آکر لیٹ گئے۔ (ان کے جانے کے بعد) تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم (گھر تشریف لائے اور) بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے اُن کے بارے پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مسجِد میں ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے اور مُلاحظہ فرمایا کہ (حضرتِ) علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) پر سے چادر ہٹ گئی ہے، جس کی وجہ سے پیٹھ، مٹّی سے آلودہ ہے۔ رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ان کی پیٹھ سے مٹّی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ فرمایا: قُمْ اَبَا تُرَابٍ یعنی اٹھو! اے ابوتُراب۔ (بُخاری ج ١ ص ١٦٩ حدیث ٤٤١)

اُس نے لقبِ خاک شَہنشاہ سے پایا

جو حیدرِ کرّار کہ مولٰی ہے ہمارا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

لمحے بھر میں قراٰن خَتْم کر لیتے

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جب سُواری کرتے وَقْت گھوڑے کی رِکاب میں پاؤں رکھتے تو تلاوتِ قراٰن شروع کرتے اور دوسری رِکاب میں پاؤں رکھنے سے پہلے پورا قراٰنِ مجید خَتْم فرمالیتے۔

(شواھدُ النّبوۃ ص ٢١٢)

مولٰی علی کی شان بزبانِ قراٰن

اللہ عزَّوَجَلَّ نے سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 274 میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں، چُھپے اور ظاہر، اُن کے لئے اُن کا نیگ (اِنعام، حصّہ) ہے اُن کے رب کے پاس، اُن کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

چار درھم خیرات کرنے کے 4 انداز

صدرُ الاَ فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الہَادِی ''تفسیرِ خزائنُ العِرفان'' میں اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ''ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے حق میں نازِل ہوئی جبکہ آپ کے پاس فقط چار دَراہم (چاندی کے سکّے) تھے اور کچھ نہ تھا آپ (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) نے اُن چاروں کو خیرات کر دیا۔ ایک رات میں، ایک دن میں، ایک کو پوشیدہ (یعنی چُھپا کر) اور ایک کو ظاہر۔''

سُخن آکر یہاں عطّار کا اِتمام کو پہنچا
تِری عَظمت پہ ناطِق اب بھی ہیں آیاتِ قرآنی (وسائلِ بخشش ص ۴۹۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا خیرات کرنے کا انداز

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! کیا شان ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی جیسا کہ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ وہ مال ودولت جَمْع کرنے کے بجائے اِخلاص کے ساتھ خیرات کرنا پسند فرماتے ہیں۔امیرُ المؤمنین، ناصِرُ المسلمین، پیکرِ جُودوسخا، مولٰی مشکل کُشا، شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے پاس 4 دِرہم تھے وہ سب راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اِس طرح خیرات کئے کہ ایک دن کو، ایک رات کو، ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر کہ معلوم نہیں، کون سا دِرہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں زیادہ قبولیَّت کا شَرَف پا کر رحمتوں اور برکتوں کی لازوال دولت میں مزید اضافے کا سبب بن جائے۔ دوسری طرف ہماری حالت یہ ہے کہ اگر کبھی صدَقہ وخیرات کرنے کی ہمّت کر بھی لی تو کہاں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی نیّت ...! کیسا اِخلاص اور کہاں کی لِلّٰھِیَّت ...! بس کسی طرح لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جَناب نے آج اتنے روپے خیرات کر ڈالے! جب تک ہمارے صدَقہ وخیرات کو شُہرت نہ مل جائے قرار نہیں آتا، مسجِد میں کچھ دے دیا تو خواہش ہوتی ہے کہ اِمام صاحِب نام لے کر دُعا کر دیں تاکہ لوگوں کو میرے چندہ دینے کا پتا چل جائے۔ **کسی مسلمان کی خیر خواہی کی** تو تمنّا یہی ہوتی ہے کہ اب کوئی ایسی صورت بھی بنے کہ ہمارا نام آ جائے، لوگوں کی زَبانیں ہماری سَخاوت کے ترانے گائیں، کسی پر اِحْسان کیا تو خواہش ہوتی ہے کہ یہ ہمارا خادم بن کر رہے، ہماری تعریفوں کے پُل باندھے حالانکہ قرانِ پاک ہمیں اِحْسان نہ جتانے اور اُس کا بدلہ صِرْف اللہ تَعَالٰی کی ذات سے مانگنے کا حُکْم دے رہا

ہے۔جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 3، **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت نمبر **262** میں اِرشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًىۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ

ترجَمۂ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں اُن کا نیگ (اِنعام) اُن کے ربّ کے پاس ہے۔

صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی اِس آیتِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: ''**اِحْسان رکھنا** تو یہ کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اِظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اُس کو مُکدَّر (یعنی غمگین) کریں اور **تکلیف دینا** یہ کہ اُس کو عار دلائیں (یعنی شرمندہ کریں) کہ تُو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکمّا تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح دباؤ دیں یہ ممنوع فرمایا گیا۔'' (خزائن العرفان) کاش! پیکرِ اِخلاص وصفا، مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے صَدْقے ہمیں بھی اِخلاص کے ساتھ صدَقہ وخیرات کرنے کا جذبہ وسعادت نصیب ہو جائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی! (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولیٰ علی کی قراٰن فہمی

ظاہری و باطِنی عُلُوم پر خبردار، صاحِبِ سینۂ پُر انوار، مولیٰ علی حیدر کرّار کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (بطورِ تحدیثِ نعمت) فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں قراٰنِ کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی۔ بے شک میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے سمجھنے والا دل اور سُوال کرنے والی زَبان عطا فرمائی ہے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۰۸)

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے
دلِ مُرتَضٰی سوزِ صِدّیق دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سورۂ فاتِحہ کی تفسیر

امیرُ الْمُؤمِنِین، مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: **"اگر میں چاہوں تو "سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ" کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں۔"** (یعنی اُس کی تفسیر لکھتے ہوئے اِتنے رِجسٹر (Registers) تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے) (قوتُ القلوب ج ۱ ص ۹۲)

شہرِ علم و حکمت کا دروازہ

دو فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿۱﴾ **"اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُہَا** یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔" (مُستدرَک ج ۴ ص ۹۶ حدیث ۴۶۹۳)

﴿٢﴾ "اَنَا دَارُ الْحِکْمَةِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔"

(ترمذی ج٥ ص٤٠٢ حدیث٣٧٤٤)

مولٰی علی کی شان بَزَبانِ نبیِّ غیب دان

حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم رِوایت کرتے ہیں کہ رسولِ اَکرم، نبیِّ مُحْتَشَم، تاجدارِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے (مجھے مُخاطَب کرتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: "تم میں (حضرتِ) عیسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) کی مثال ہے، جن سے یَہود نے بُغض رکھا حتّٰی کہ اُن کی والِدۂ ماجِدہ کو تُہمت لگائی اور اُن سے عیسائیوں نے مَحبّت کی تو اُنہیں اُس دَرَجے میں پہنچادیا جو اُن کا نہ تھا۔" پھر شیرِ خدا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اِرشاد فرمایا: "میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے میری مَحبّت میں اِفراط کرنے (یعنی حد سے بڑھنے) والے مجھے اُن صِفات سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں اور بُغض رکھنے والوں کا بُغض اُنہیں اِس پر اُبھارے گا کہ مجھے بُہتان لگائیں گے۔" (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج١ ص٣٣٦ حدیث١٣٧٦)

تَفْضِیل کا جُویا نہ ہو مولا کی وِلا میں

یوں چھوڑ کے گوہر کو نہ تُو بہرِ خَزَف جا (ذوقِ نعت)

یعنی حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی مَحبَّت میں اِتنا نہ بڑھ کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو شَیخَینِ کَرِیْمَین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما پر فضیلت دینے لگے! ایسی بھول کر کے موتیوں

جیسے صاف شَفّاف عقیدے کو چھوڑ کر ٹھیکریوں جیسا رَدّی عقیدہ اختیار نہ کر۔

عداوتِ علی

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ **مفتی احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''مَحَبَّتِ علیُّ (**الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) اَصلِ ایمان ہے۔ ہاں! مَحَبَّت میں ناجائز اِفراط (یعنی حد سے بڑھنا) بُرا ہے مگر عداوتِ علی اَصْل ہی سے حرام بلکہ کبھی کُفر ہے۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۸ ص ۴۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا ہیں
کہ اِن سے خوش حبیبِ کبریا ہیں

ظاہِر و باطِن کے عالِم

فقیہِ اُمّت حضرتِ سیِّدُنا **عبد اللہ بن مسعود** رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: **امیرُ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، **شیرِ خدا** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **ایسے عالم ہیں** جن کے پاس ظاہِر و باطِن[1] دونوں کا عِلْم ہے۔ (اِبن عَساکِر ج۴۲ ص ۴۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

[1] ظاہری مراد اِس کا لفظی ترجمہ ہے باطنی مراد اِس کا منشاء اور مقصد یا ظاہر شریعت ہے اور باطن طریقت یا ظاہر اَحکام ہیں اور باطن اَسرار یا ظاہر وہ ہے جس پر عُلَماء مطَّلع ہیں اور باطن وہ ہے جس سے صوفیائے کرام خبردار ہیں یا ظاہر وہ جو نقل سے معلوم ہو باطن وہ جو کشف سے معلوم ہو۔ (مِراۃُ المناجیح ج۱ ص ۲۱۰)

''علیٰ'' کے 3 حُرُوف کی نسبت سے مولا علی کے مزید 3 فضائل

امیرُ الْمُؤْمِنِین، خلیفۃُ الْمسلمین، امام العادِلین حضرتِ سیِّدُ ناعُمر فاروقِ اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِرشاد فرماتے ہیں: فاتحِ خیبر، حیدرِ کرّار، صاحبِ ذُوالْفِقار حضرتِ **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو **3 ایسی فضیلتیں حاصل ہیں** کہ اگر اُن میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہوجاتی تو وہ میرے نزدیک سُرخ اُونٹوں سے بھی مَحبوب تر ہوتی۔ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: وہ 3 فضائل کون سے ہیں؟ فرمایا: ﴿1﴾ **اللہ** کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی صاحبزادی حضرتِ **فاطمۃُ الزَّھراء** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اِن کے نِکاح میں دیا ﴿2﴾ اِن کی رِہائش سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک و مُختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ **مسجِدُالنَّبَوِیِّ الشَّریف** عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں تھی اور اِن کے لئے مسجِد میں وہ کچھ حلال تھا جو اِنہیں کا حصّہ ہے۔ اور ﴿3﴾ غزوۂ خیبر میں اِن کو پرچمِ اسلام عطا فرمایا گیا۔ (مُستَدرَك ج ٤ ص ٩٤ حديث ٤٦٨٩)

بہرِ تسلیم علی میداں میں
سر جُھکے رہتے ہیں تلواروں کے (حدائقِ بخشش شریف)

صَحابہ کی فضیلت میں ترتیب

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ مُشکل کُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا

کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شان کے بھی کیا کہنے کہ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فارُوقِ اَعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی اُن کی قسمت پر رَشک فرماتے ہیں، لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ فضائل میں اُن سے بھی بڑھ گئے، فضائل و مراتِب کے اِعتِبار سے مسلکِ حق اَہلسنّت و جماعت کے نزدیک جو ترتیب ہے اس کا بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: تمام صَحابۂ کرام اعلیٰ و ادنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، بعدِ انبیا و مُرسَلین، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جنّ و مَلک (یعنی انسانوں، جنّوں اور فرشتوں) سے افضل صدّیقِ اکبر ہیں، پھر عُمَر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنھم، جو شخص مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو (حضرتِ سیِّدُنا) صِدّیق یا فاروق رضی اللہ تعالٰی عنھما سے افضل بتائے، گمراہ بدمذہب ہے۔ خُلَفائے اَرْبَعہ راشِدین کے بعد بَقِیّہ عَشَرَۂ مُبَشَّرہ و حَضْراتِ حَسَنَین و اَصْحابِ بَدْر و اصحابِ بَیعۃُ الرِّضوان (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قَطْعی جنّتی ہیں۔ افضل کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں زیادہ عزّت و منزِلت والا ہو، اِسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۲۴۱ تا ۲۵۴)

مصطفٰے کے سب صَحابہ جنّتی ہیں لا جَرم
سب سے راضی حق تعالیٰ سب پہ ہے اُس کا کرم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عَشَرۂ مُبَشَّرہ کے اسمائے گرامی

حضرتِ مولیٰ علی مشکلکشا شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم عَشَرۂ مُبَشَّرہ میں سے بھی ہیں، عَشَرۂ مُبَشَّرہ اُن دس صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کہا جاتا ہے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زَبانِ حق تَرجُمان سے خُصُوصی طور پر جنّتی ہونے کی بِشارت دی گئی ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن عَوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زُبیر، عبدُالرَّحمٰن بن عوف، سَعد بن ابی وقّاص، سعید بن زید اور ابوعُبَیدہ بن جَرّاح جنّتی ہیں۔'' (رِضْوانُ اللّٰہ تَعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) (تِرمِذی ج ٥ ص٤١٦ حدیث ٣٧٦٨)

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ ملا (مُژدہ: خوشخبری)

اُس مُبارَک جماعت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

خُلَفائے راشِدین کی فَضیلت

فقیہِ اُمّت حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْبَکْرٍ اَسَاسُھَا وَعُمَرُ حِیْطَانُھَا وَعُثْمَانُ سَقْفُھَا وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں عِلْم کا شہر ہوں، ابوبکر اس کی بنیاد، عُمَر اس کی دیوار، عثمان اُس کی چھت اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

(مُسندُ الفردوس ج ١ ص٤٣ حدیث١٠٥)

ترے چاروں ہم دم ہیں یک جان یک دل

ابوبکر فاروق عثماں علی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَحبّتِ علی کا تقاضا

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: رسولِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے بعد سب سے بہتر ابوبکر وعمر ہیں پھر فرمایا: ''لَا یَجْتَمِعُ حُبِّیْ وَبُغْضُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فِیْ قَلْبِ مُؤْمِنٍ یعنی میری مَحبّت اور (شَیْخَیْنِ جلِیْلَیْن) ابوبکر وعُمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بُغض کسی مؤمن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبَرانی ج۳ ص۷۹ حدیث ۳۹۲۰)

کبھی بھی پیاس نہ لگنے کا انوکھا راز

جو لوگ ''دما دم مست قلندر علی دا پہلا نمبر'' والا نظریہ رکھتے ہیں، سخت خطا پر ہیں، اُن کی فہمائش کیلئے ایک ایمان افروز حِکایت پیش کی جاتی ہے، پڑھیں اور اللہ تعالٰی توفیق بخشے تو قبولِ حق کریں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابومحمد عبدُاللہ مُہتَدِی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے حج کی سعادت حاصل کی۔ حرم شریف میں ایک شخص کے بارے میں سنا کہ یہ پانی نہیں پیتا! مجھے بڑا تعجُّب ہوا، میں نے اُس سے ملکر اِس کی وجہ پوچھی تو کہنے لگا: میں ''حِلّہ'' کا باشندہ ہوں، ایک رات میں نے خواب میں قِیامت

کا ہوشرُبا منظر دیکھا اور شدّتِ پیاس سے خود کو بے تاب پایا اور کسی طرح حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے حوض مبارَک پر پَہُنچ گیا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی اور حضرت مولیٰ علی شیرِ خدا عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو پایا، یہ حضرات لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضِر ہوا کیوں کہ مجھے ان پر بڑا ناز تھا، میں ان سے بَہُت مَحَبَّت کرتا تھا اور تینوں خُلَفاء سے انہیں افضل جانتا تھا، مگر یہ کیا! آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مجھ سے چہرۂ مبارَک ہی پھیرلیا! چونکہ پیاس بَہُت زیادہ لگی تھی میں باری باری اُن **تین خُلَفاء** کے پاس بھی گیا، ہر ایک نے مجھ سے اِعراض کیا یعنی اپنا مبارَک منہ پھیرلیا۔ اتنے میں میری نَظَر مدینے کے تاجور، **سلطانِ بحروبر** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر پڑی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہِ انور میں حاضِر ہوکر میں نے عَرْض کی: یا رسولَ اللہ! مولیٰ علی نے مجھے پانی نہیں پلایا، بلکہ اپنا مُنہ ہی پھیرلیا۔ ارشاد ہوا: وہ تمہیں پانی کیسے پلائیں! تم تو میرے **صَحابہ** سے بُغْض رکھتے ہو! یہ سن کر مجھے اپنے عقیدے کے غَلَط ہونے کا یقین ہوگیا اور میں نے بصد ندامت حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے دَسْتِ مبارَک پر **سچّی توبہ** کی، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے ایک **پیالہ** عنایت فرمایا جو میں نے پی لیا، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جب سے دَسْتِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے پیالہ پیا ہے، مجھے بِالکل پیاس نہیں لگتی۔ اِس خواب کے بعد

میں نے اپنے اہل وعِیال کوتوبہ کی تلقین کی ان میں سے جنھوں نے توبہ کر کے مسلکِ اہلِ سنّت وجماعت قَبول کیا میں نے اُن سے مُراسِم (یعنی تعلّقات) قائم رکھے، باقیوں سے توڑ ڈالے۔ (مُلَخَّص از مِصباحُ الظّلام ص ۷۴)

جب دامنِ حضرت سے ہم ہو گئے وابَستہ
دنیا کے سبھی رشتے بیکار نظر آئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس رِوایت سے پتا چلتا ہے کہ سچّے مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی عظمت وشان کا دل سے مُعتَرِف ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص بعض صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے مَحَبّت اور بعض سے بُغض رکھتا ہے تو وہ سخت غلطی پر ہے۔ **اللہ** عزَّوَجَلَّ ہمیں تمام صَحابۂ کرام واہلِ بیتِ عِظام علیہمُ الرِّضوان سے سچّی مَحبّت وعقیدت عنایت فرمائے۔ اس پر استِقامت بخشے اوراسی اُلفت واِرادت کی حالت میں زیرِ گُنْبدِ خضرا جلوۂ مَحبوب میں شہادت، جنّتُ الْبقیع میں مدفن اورجنّت الْفِردوس میں اپنے **پیارے حبیب** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور **چار یار** کا جوار (یعنی پڑوس) عنایت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادم
یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسولَ اللہ!

میں ہوں سُنّی ، رہوں سُنّی ، مروں سُنّی مدینے میں

بقیعِ پاک میں بن جائے تُربت یا رسولَ اللہ! (وسائلِ بخشش ص ۱۸٤،۱۸۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علی کی زیارت عبادت ھے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطبُوعہ 192 صَفْحات پر مُشتَمِل کتاب ''سوانحِ کربلا'' صَفْحہ 74 پر صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی حدیثِ مُبارَکہ نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے: حُضُور سیِّدِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''علیُّ المُرتَضٰی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) کو دیکھنا عبادت ہے۔''

(مُستَدرَك ج ٤ ص ۱۱۸ حدیث ٤۷۳۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردوں سے گفتگو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا مولٰی مُشکل کُشا ، علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی عظمت وشان کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ غفور عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کا اہلِ قُبُور سے بھی گفتگو کرنا ثابت ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام عبدُ الرَّحمٰن جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی ''شَرحُ الصُّدُور'' میں نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سَیِّدُ نا سعید بن مُسیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے ہمراہ قبرِستان سے گزرے، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ وَرَحْمَۃُ اللہ یعنی اے قبر والو! تم پر سلامَتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ہو'' اور فرمایا: اے قَبْر والو! تم اپنی خبر بتاؤ گے یا ہم تمہیں بتائیں؟ سَیِّدُ نا سعید بن مُسیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے قَبْر سے ''وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' کی آواز سنی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! آپ ہی خبر دیجئے کہ ہمارے مرنے کے بعد کیا ہوا؟ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: سُن لو! تمہارے مال تقسیم ہو گئے، تمہاری بیویوں نے دوسرے نکاح کر لئے، تمہاری اَولاد یتیموں میں شامل ہو گئی، جس مکان کو تم نے بہت مضبوط بنایا تھا اُس میں تمہارے دشمن آباد ہو گئے۔ اب تم اپنا حال سناؤ۔ یہ سن کر ایک قَبْر سے آواز آنے لگی: یا امیرَ الْمُؤمِنِین! ہمارے کفن پَھٹ کر تار تار ہو گئے، ہمارے بال جَھڑ کر مُنتَشِر ہو گئے، ہماری کھالیں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ہماری آنکھیں بہ کر رُخساروں پر آ گئیں اور ہمارے نَتھنوں سے پِیپ بہ رہی ہے اور ہم نے جو کچھ آگے بھیجا (یعنی جیسے عمل کئے) اُسی کو پایا، جو کچھ پیچھے چھوڑا اُس میں نقصان ہوا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص۲۰۹، ابن عَساکِر ج۲۷ ص۳۹۵)

آخرت کی فکر کرنی ہے ضَرور زندگی اِک دن گزرنی ہے ضَرور

قَبْر میں میّت اُترنی ہے ضَرور　　　جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے　　　کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

عبرت کے مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے حضرتِ سیِّدُ نامولیٰ مُشکل کُشا، **علیُّ المُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی رِفعت وعظمت اور قوّتِ سماعت کی ایک جھلک دیکھنے میں آئی کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے مُردوں سے اُن کے برزخی حالات پوچھے، جوابات سنے اور اُنہیں دُنیوی حالات ارشاد فرمائے، یقیناً یہ آپ کی عظیمُ الشّان **کرامت** ہے۔ نیز اِس رِوایت میں ہمارے لئے عبرت کے **مَدَنی پھول** بھی ہیں کہ جو شَخْص دُنیا میں رہتے ہوئے اپنے عقائد واعمال کو نہ سُدھارے گا، دُنیوی خواہِشات کے جال میں پھنس کر آخِرت سے غافل رہے گا اُس کی قبر اُس کے لئے سختیوں کا گھر بنے گی اور یہ دنیا کی بے جا فکریں اور خواہشیں اس کے کسی کام نہ آئیں گی بلکہ صِرْف دُنیا کا مال اکٹّھا کرنے کی فِکْر میں لگا رہنے والا اور پھر اِسی حال میں مرکر اندھیری قبر کی سیڑھی اُتر جانے والا اپنے دُنیوی مال سے کوئی فائدہ نہ اُٹھا پائے گا، لَواحِقین و وُرَثاء اس کے مال پر قبضہ بلکہ حُصُولِ مال کے لئے جھگڑا کر کے اپنی اپنی راہ لیں گے اور یہ نادان انسان جَمْعِ مال کی دُھن میں مَست رہتے ہوئے حلال حرام کی تمیز بھلا بیٹھنے اور گناہوں بھری زندگی گزارنے کی وجہ سے عذابِ نار کا حقدار قرار پائیگا۔

دولتِ دُنیا کے پیچھے تُو نہ جا　　آخرت میں مال کا ہے کام کیا؟

مالِ دُنیا دوجہاں میں ہے وبال　　کام آئے گا نہ پیشِ ذُوالْجلال

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے مصطفٰے کی مولٰی مُشکلکُشا پر عطائیں ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا مولٰی مُشکل کُشا، **علیُّ المُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے جس قدر فضائل وکمالات آپ نے ملاحظہ فرمائے وہ سب رسولِ خدا، محمدِ مصطفٰے، قاسمِ نعمتِ ہر دوسرا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صَدْ قے میں ہیں۔ حضورنبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خُصُوصی شفقتوں اور عطاؤں کے طُفیل **اللہ** تَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وہ مَقام عطا فرمایا کہ جس پر آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد آنے والا ہر شَخْص رَشک کرتا ہے۔ **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنا محبوب قرار دے کر ایسا مُمتاز مَقام عطا فرمایا کہ جس تک کوئی بڑے سے بڑا ولی، قُطب، غوث، اَبدال بھی نہیں پَہُنچ سکتا۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 253 پر ہے: ''کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو کسی صَحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔''

واہ! کیا بات ہے فاتِحِ خیبر کی

حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر شفقت وعطائے

رسولِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی عَکّاسی کرتی ہوئی ایک **ایمان افروز حِکایت** مُلاحَظہ فرمایئے چُنانچہ **حضرتِ سیِّدُ نا** سَہْل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: نبیِّ اَکرم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے خیبر کے دن فرمایا: ''کل یہ جھنڈا میں ایسے شَخْص کو دوں گا جس کے ہاتھ **اللہ** تَعَالٰی **فتح دے گا وہ اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اور اُس کے رسول** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) **سے مَحَبّت کرتا ہے نیز اللہ** عَزَّوَجَلَّ **اور رسول** (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) **اس سے مَحَبّت کرتے ہیں۔''** اگلے روز صُبْح کے وَقْت ہر آدمی یہی اُمّید رکھتا تھا کہ جھنڈا اُسی کو دیا جائے گا۔ فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ لوگوں کی عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اُن کی آنکھیں دُکھتی ہیں۔ فرمایا: انہیں بلاؤ، انہیں لایا گیا تو محبوبِ ربُّ الْعِباد، راحتِ ہر قلبِ ناشاد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھوں پر اپنا لُعابِ دَہَن (یعنی تھوک شریف) لگایا اور دُعا فرمائی وہ ایسے اچّھے ہوگئے گویا انہیں درد تھا ہی نہیں اور اُنہیں جھنڈا دے دیا۔ امیرُ الْمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! کیا میں ان لوگوں سے اس وَقْت تک لڑوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہوجائیں۔ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے **فرمایا**: نرمی اختِیار کرو یہاں تک کہ اُن کے میدان میں اُتر جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جو حُقوق اُن پر لازِم ہیں وہ اُنہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذَرِیْعے کسی ایک شَخْص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچّھا ہے کہ

تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (بخاری ج۲ ص۳۱۲ حدیث۳۰۰۹، مُسلِم ص۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶)

قوّتِ حیدری کی ایک جھلک

غزوۂ خیبر میں ایک یہودی نے حضرتِ حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر وار کیا، اِسی دَوران آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی ڈھال گر گئی، تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم آگے بڑھ کر قلْعے کے دروازے تک پَہُنچ گئے اور اپنے ہاتھوں سے قلْعے کا پھاٹک اُکھاڑ دیا اور کواڑ کو ڈھال بنالیا، وہ کِواڑ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہاتھ میں برابر رہا اور آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم لڑتے رہے یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ہاتھوں خیبر کو فتح فرمایا۔ یہ کِواڑ اتنا وزنی تھا کہ جنگ کے بعد 40 آدمیوں نے مل کر اُٹھانا چاہا تو وہ کامیاب نہ ہوئے۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَیْھَقِی ج ٤ ص٢١٢)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ؎

شیرِ شمشیر زَن شاہِ خیبر شِکَن
پَرتَوِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

کسی اور نے بھی کیا خوب کہا ہے: ؎

علی حیدر! تِری شوکت تِری صَولت کا کیا کہنا
کہ خطبہ پڑھ رہا ہے آج تک خیبر کا ہر ذرّہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علی جیسا کوئی بہادُر نہیں

امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ایک نُمایاں ترین وَصْف (یعنی خوبی) شُجاعت و بہادُری ہے اوراس بہادری کو غیبی تائید بھی حاصل ہے جیسا کہ ایک رِوایت میں ہے: جب امیرُ الْمُؤْمِنِین، حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ایک غزوہ میں کُفّارِ بداَطوار کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ رہے تھے تو غیب سے یہ آواز آئی: ''لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ یعنی علی جیسا کوئی بہادُر نہیں اور ذُوالْفِقار جیسی کوئی تلوار نہیں۔'' (جزء الحسن بن عرفة العبدی ص ٦٢ حدیث ٣٨ ماخوذاً)

ہیں علی مُشکِل کُشا سایہ کُناں سر پر مرے
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی، لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار (وسائلِ بخشش ص ٤٠٠)

لُعاب و دعائے مصطفٰے کی بَرَکتیں

حضرتِ سیِّدُ ناعلیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سلطانِ زمان و زَمَن، محبوبِ ربِّ ذُوالْمِنَن صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا لُعابِ دَہَن لگنے کے بعد میری دونوں آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔ (مسندامام احمدبن حنبل ج١ ص١٦٩ حدیث٥٧٩)

حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم گرمیوں میں گرم کپڑے اور سردیوں میں ٹھنڈے کپڑے پہنتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے میری آنکھوں میں اپنے منہ مبارک سے لُعاب لگایا تو ساتھ میں یہ

دُعا بھی دی: ”اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ. یعنی اے **اللہ**! علی سے گرمی اور سردی دُور فرمادے۔“ اُس دن سے مجھے نہ گرمی لگتی ہے اور نہ ہی سردی ۔ (ابن ماجہ ج ١ ص ٨٣ حدیث ١١٧)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
(حدائقِ بخشش شریف)

مولٰی علی کا اِخلاص

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مولائے کائنات، مولٰی مُشکلکُشا، **علیُّ الْمُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اِس قدر بہادر ہونے کے باوُجُود تکبُّر، رِیا کاری اور خودنُمائی وغیرہ ہر طرح کے رَذائل سے پاک اور پیکرِ عَمَل و اِخلاص تھے جیسا کہ حضرتِ عَلّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا **علی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جہاد میں ایک کافر کو پچھاڑا اور اُسے قَتْل کے اِرادے سے اُس کے سینے پر بیٹھے، اُس نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر تھوک دیا، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اُسے چھوڑ دیا، سینے سے اُٹھ گئے۔ اُس نے وجہ پوچھی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ تیری اِس حَرَکت سے مجھے غصّہ آ گیا، اب تیرا قَتْل نفسانی وجہ سے ہوتا نہ کہ اِیمانی وجہ سے، اِس لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا، وہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا یہ **اِخلاص دیکھ کر مسلمان ہوگیا**۔“ (مِرقاۃُ المَفاتیح ج ٧ ص ١٢ تحتَ الحدیث ٣٤٥١)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حیدرِ کَرّار وصاحِبِ ذُوالْفِقار امیرُ المؤمنین،

مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے اِخلاص کی بَرَکت سے یہودی کو اسلام جیسی عظیمُ الشّان نعمت نصیب ہوگئی، اِسی طرح ہمارے دیگر اَسْلاف ِکرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام بھی ہَمہ وقْت اپنے نیک اعمال کو جانچتے رہتے کہ یہ عَمَل کہیں دوسروں کو دِکھانے کے لئے تو نہیں! اگر کسی نیک عَمَل میں نَفْس و شیطان کی مُداخلَت یا رِیاکاری کا تھوڑا سا بھی شائبہ محسوس فرماتے تو فوراً اُس سے بچنے بلکہ بسا اَوقات تو اُس عَمَلِ صالح کو دوبارہ کرنے کی ترکیب بناتے چُنانچِہ

30 سال کی نَمازیں دُہرائیں

ایک بُزُرگ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **30** سال تک مسجِد کی پہلی صَف میں (باجماعت) نَماز ادا فرماتے رہے، ایک بار ان کو پہلی صَف میں جگہ نہ ملی اور دوسری صَف میں کھڑے ہوگئے تو شَرْم محسوس ہونے لگی کہ لوگ کیا کہیں گے کہ دیکھو! آج اِس آدَمی کی پہلی صَف چھوٹ گئی ہے۔ یہ خَیال آتے ہی آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سنبھل گئے اور اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کرنے لگے کہ ''اے نَفْس! میں **30** سال تک جو نَمازیں پہلی صَف میں ادا کرتا رہا کیا وہ لوگوں کو دکھانے کے لئے تھیں جو آج تجھے شَرْم آرہی ہے!'' چُنانچِہ اُنہوں نے پچھلے **30** سال کی نَمازیں دُہرائیں اور کمالِ صِدْق واِخلاص کی نادِر مثال قائم فرمائی۔ (اِحیاءُ العلوم ج ۲ ص ۳۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت کر دے عطا اِخلاص کی نعمت

مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا

یااللہ! مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص۱۰۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم مجھ سے ہو

نبیوں کے سلطان ، رَحْمتِ عالمیان ، سردارِ دو جہان ، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا حضرتِ مولیٰ علی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں فرمانِ فضیلت نشان ہے: ''اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔''

(تِرمِذی ج ۵ ص۳۹۹ حدیث۳۷۳۶)

اے طَلعَتِ شہ! آ، تجھے مولیٰ کی قسم! آ

اے ظُلمتِ دل! جا، تجھے اُس رُخ کا حَلَف جا (ذَوقِ نعت)

یعنی اے مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے رُخِ زیبا کی روشنی! تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھ پر اپنی تجلّی ڈال! اور اے میرے دل کی تاریکی! تجھے مولیٰ مشکلکشا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے چہرۂ انور کی قسم! مجھ سے دُور ہو جا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تم میرے بھائی ہو

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ

تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے (مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں مُہاجرین اور انصار) صَحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم اس حالت میں حاضِر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے، عَرض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! آپ نے صَحابۂ کرام کے درمیان بھائی چارا قائم فرمایا، لیکن مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا؟'' رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اَنۡتَ اَخِیۡ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ یعنی تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔''

(تِرمِذی ج ۵ ص ۴۰۱ حدیث ۳۷۴۱)

شرحِ حدیث

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان اِس حدیثِ پاک کے تَحۡت فرماتے ہیں: یعنی تم رشتے میں بھی میرے چچازاد بھائی ہو اور اب اِس عَقۡدِ مُؤاخات (مُ۔آ۔خات یعنی بھائی چارے کے قول وقرار) میں بھی تم کو اپنا بھائی بنایا اور دنیا و آخرت میں اپنا بھائی بنایا۔ سُبۡحٰنَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ)! مگر خیال رہے کہ اس کے باوُجُود کبھی حضرتِ سیِّدُنا علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجۡہَہُ الۡکَرِیۡم) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کو بھائی کہہ کر نہ پکارا (جب کبھی پکارا) تو ''یا رسولَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم)'' کہہ کر (ہی پکارا)، پھر کسی اَیرے غَیرے کو بھائی کہنے کا حق کیسے ہوسکتا ہے! (مراٰۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۸)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیرِ خدا کا عشقِ مصطفٰی

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کسی نے سُوال کیا کہ آپ کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کتنی مَحبَّت ہے؟ فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے نزدیک اپنے مال وآل، والدین اور سخت پیاس کے وَقت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب (یعنی پیارے) ہیں۔(اَلشِّفاء ج۲ ص۲۲)

شیرِ خدا کی خُدا داد خوبیاں

حضرتِ سیِّدُنا ابی صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے مَروی ہے، ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیِّدُنا ضِرار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے فرمایا: ''میرے سامنے حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اَوصاف (یعنی خوبیاں) بیان کیجئے۔'' حضرتِ سیِّدُنا ضِرار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے عَرض کی: امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے عِلْم وعِرفان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے مُعامَلے اور اُس کے دین کی حمایت میں مضبوط اِرادے رکھتے، فیصلہ کُن بات کرتے اور انتہائی عَدل و اِنصاف سے کام لیتے، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی ذات مَنْبَعِ عِلْم وحکمت تھی، جب کلام (یعنی گفتگو) کرتے تو دَہَنِ مبارَک سے حکمت ودانائی کے پھول جَھڑتے، دنیا اوراس کی رنگینیوں سے وَحْشت کھاتے، رات کے اندھیرے میں (عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے) مَسرور (خوش) ہوتے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بَہُت زیادہ رونے والے، دُور اندیش اور غمزدہ تھے، اپنے نَفْس کا

مُحاسبہ کرتے، کُھرْدَرا اور موٹا لباس پسند فرماتے اور موٹی روٹی کھاتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! رُعْب و دبدبہ ایسا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے ڈرتا تھا، حالانکہ جب ہم حاضِر ہوتے تو ملنے میں آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم خود پہل کرتے اور جب ہم سُوال کرتے تو جواب ارشاد فرماتے، اور ہماری دعوت قَبول فرماتے۔ جب مسکراتے تو دندانِ مبارک ایسے معلوم ہوتے جیسے موتیوں کی لڑی، آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پرہیزگاروں کا احترام کرتے، مسکینوں سے مَحَبَّت فرماتے، کسی طاقتور یا صاحِبِ ثَرْوَت (یعنی سرمایہ دار) کو اُس کی باطِل (یعنی بے کار) آرزو میں اُمّید نہ دلاتے، کوئی بھی کمزور شَخْص آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عدالت سے مایوس نہ ہوتا بلکہ اُسے اُمّید ہوتی کہ مجھے یہاں انصاف ضَرور ملے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے دیکھا کہ جب رات آتی تو آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر زار و قِطار روتے اور زخمی شَخْص کی طرح تڑپتے۔ میں نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے دنیا! آیا تُو نے مجھ سے مُنہ موڑ لیا ہے یا ابھی تک میری مُشتاق (یعنی میرا شوق رکھتی) ہے؟ اے دھوکے باز دنیا! جا، تو کسی اور کو دھوکا دے، میں تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں اب اِس میں ہرگز رُجوع نہیں، تیری عُمْر بَہُت کم اور تیری آسائشیں اور نعمتیں انتہائی حقیر ہیں، اور تیرے نقصانات بَہُت زیادہ ہیں، ہائے! سفرِ (آخرت) نہایت طویل ہے، زادِ راہ بَہُت قلیل (یعنی تھوڑا سا) اور راستہ انتہائی خطرناک اور پیچ دار ہے۔'' یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے حتّٰی کہ رِیش (یعنی داڑھی) مبارک

آنسوؤں سے تر ہوگئی اور وہاں موجود لوگ بھی زار و قطار رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ ابُوالحسن (حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) پر رَحم فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے۔'' (عیونُ الحکایات ص ٢٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مولٰی علی مومِنوں کے ''ولی'' ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے: مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمِیان، سَرورِ ذیشان، مَحبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے: ''اِنَّ عَلِیًّا مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ یعنی علی مجھ سے ہیں، میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے وَلی ہیں۔'' (تِرمِذی ج ٥ ص ٤٩٨ حدیث ٣٧٣٢)

واسِطہ نبیوں کے سَروَر کا واسِطہ صِدّیق اور عُمَر کا
واسِطہ عثمان و حیدر کا

یااللہ! مِری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ١٠٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یہاں ''ولی'' سے کیا مُراد ہے؟

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یہاں ولی بمعنی خلیفہ نہیں بلکہ بمعنی دوست یا بمعنی مددگار ہے، جیسے رب فرماتا ہے:

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا (پ ٦، المائدہ: ٥٥) ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔

وہاں بھی ولی بمعنی مددگار ہے۔'' اس فرمان سے دو مسئلے معلوم ہوئے، ایک یہ کہ مصیبت میں ''یا علی مدد'' کہنا جائز ہے، کیونکہ حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہر مومن کے مددگار ہیں تا قیامت، دوسرے یہ کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو ''مولیٰ علی'' کہنا جائز ہے کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم ہر مسلمان کے وَلی اور مولیٰ ہیں۔''

(مراٰۃ المناجیح ج٨ص٤١٧)

دُشمن کا زور بڑھ چلا ہے یا علی مدد!
اب ذوالفقارِ حیدری پھر بے نیام ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یاعلی مدد'' کہنے کے دلائل جاننے کیلئے۔۔۔۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''یا علی مدد'' کہنے کے مسئلے کی وضاحت جاننے اور بہت سارے وَساوِس دُور کرنے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ سے **''غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کا ثُبوت''** نامی VCD ہدیّۃً حاصل کرکے اُسے مُلاحظہ فرمائیے۔ نیز اسی رِسالے کے صَفْحہ 56 تا 95 پر بھی قران وحدیث کی روشنی میں یہ مسئلہ واضح کیا گیا ہے۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

اَھلِ بَیت سے مَحَبّت کی فضیلت

سرکارِ اَبد قرار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالِک ومُختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک روز امامِ حَسَن وحُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''جو مجھے دوست رکھتا ہے اور ساتھ ہی اِن کو اور اِن کے والِدَین کو بھی محبوب رکھتا ہے وہ بروزِ قِیامت میرے ساتھ ہوگا۔''

(مسند احمد بن حنبل ج ١ ص ١٦٨ حدیث ٥٧٦)

مصطَفٰی عزّت بڑھانے کے لئے تعظیم دیں

ہے بلند اِقبال تیرا دُودمانِ[1] اہلِ بیت (ذوقِ نعت) ([1]خاندان)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے اہلِ بیت کی مَحبّت مل جائے اُسے دونوں جہاں کی عزّت مل جائے گی، آخرت میں رسولِ رَحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفاقت مُیَسَّر آئے گی اور اہلِ بیت کے صَدقے اُس کی بخشش ومَغفِرت ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اُن دو کا صَدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں

کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل (حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضاؔ: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! آپ نے فرمایا ہے: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا. ''حَسن وحُسین رضی اللہ تعالٰی عنہما دونوں میرے پھول ہیں''

(ترمذی حدیث ۳۷۹۵) ان ہی دونوں جنّتی پھولوں کا صدقہ! احمد رضا کو بروزِ قیامت پھول کی طرح ہنستا بستا رکھنا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

گھرانۂ حیدر کی فضیلت

حضراتِ حَسَنَینِ کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما ایک بار بیمار ہوگئے تو امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم و حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ اور خادِمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فِضَّہ رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اِن شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کی صحت یابی کے لیے تین روزوں کی مَنّت مانی۔ اللہ تعالٰی نے دونوں شہزادوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کو شِفا عطا فرمائی، چُنانچِہ تین روزے رکھ لئے گئے۔ حضرتِ مولٰی علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم تین صاع جَو لائے۔ ایک ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) تینوں دن پکایا۔ جب اِفطار کا وَقت آیا اور تینوں روزہ داروں کے سامنے روٹیاں رکھی گئیں تو ایک دن مِسکین، ایک دن یتیم اور ایک دن قیدی دروازے پر حاضر ہوگئے اور روٹیوں کا سُوال کیا تو تینوں دن سب روٹیاں اُن سائلوں کو دے دیں اور صِرف پانی سے اِفطار کر کے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائن العرفان ص ۱۰۷۳ بتصرّف) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم
کیسے صابر تھے محمد کے گھرانے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

قراٰنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیرُالْمُؤمِنین، مولائے کائنات، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے گھرانے کے اِس اِیمان اَفروز ایثار کو اِس طرح بیان فرمایا ہے:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿٨﴾ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ﴿٩﴾ (پ٢٩، الدھر: ٨-٩)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحبَّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو، ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لیے کھانا دیتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گُزاری نہیں مانگتے۔

تمھاری داڑھی خون سے سُرخ کر دے گا

حضرتِ سیِّدُنا عمّار بن یاسِر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم "غَزْوۂ ذِی الْعُشَیْرہ"[1] میں تھے کہ نبیِّ آخِرُ الزَّمان، رسولِ غیب دان، سُلطانِ دوجہان، رَحْمتِ عالَمیان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا میں تم کو اُن دوشخصوں کے بارے میں خبر نہ دوں جو لوگوں میں سے سب سے زیادہ بدبخت ہیں؟ ہم نے عَرض کی: "کیوں نہیں، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم!" پس رسولِ ذی وقار، غیبوں پر خبردار باذنِ پروَرْدگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینـــــه

[1] اِس غزوہ کی سِنّ 2 ہجری میں محض تیاری ہوئی تھی، کفّار سے جِہاد کی نوبت نہیں آئی تھی۔

(المواهب اللدنية ج ١ ص ١٧٤)

(غیب کی خبر دیتے ہوئے) اِرشاد فرمایا: ''﴿1﴾......قومِ ثمود کا وہ شَخْص (یعنی قُدار بن سالِف) جس نے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی (حضرتِ) صالِح (عَلَیْہِ السَّلام) کی مقدّس اُونٹنی کی مبارَک ٹانگیں کاٹی تھیں اور ﴿2﴾......اے علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! وہ شَخْص جو تمہارے سر پر تلوار مار کر تمہاری داڑھی خون سے سرخ کردے گا۔''

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٦ ص٣٦٥ حدیث١٨٣٤٩ مُلَخَّصاً)

جن کے خادِم پہ رافت ہے **اللہ** کی ۔۔۔ جن کا کوثر ہے جنّت ہے **اللہ** کی

جن کے دُشمن پہ لعنت ہے **اللہ** کی ۔۔۔ دوست پر جن کے رَحْمت ہے **اللہ** کی

اُن سب اہلِ مَحَبَّت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین خارِجیوں کی تین صَحابہ کے بارے میں سازِش

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 192 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**سوانحِ کربلا**'' صفْحہ 76 تا 77 پر صدرُ الاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی نَقْل فرماتے ہیں: خَوارِج میں سے ایک نامُراد عبدُالرَّحمٰن بن مُلْجَم مُرادی نے بُرَک بن عبدُ اللہ تمیمی خارِجی اور عَمْرو بن بُکَیر تمیمی خارِجی کو مکّۃُ المکرّمہ میں جَمْع کرکے مولائے کائنات حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ بن ابی سُفیان اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہم

کے قتل کا مُعاہدہ کیا اور امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے قتل کے لئے اِبنِ مُلْجَم آمادہ ہوا اور ایک تاریخ مُعیَّن (یعنی طے) کر لی گئی۔

اِبنِ مُلْجَم کی بدبختی کا سبب عشقِ مجازی ہوا

''مُسْتَدْرَک'' میں ہے کہ اِبنِ مُلْجَم ایک خارِجِیّہ عورت کے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو گیا تھا، اُس ظالمہ خارِجِیّہ عورت نے شادی کے لئے مَہر میں 3 ہزار دِرہَم اور نَعُوْذُ بِاللّٰہ حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے قتل کا مطالبہ رکھا تھا۔ (مُستَدرَك ج ٤ ص ١٢١ حدیث ٤٧٤٤) اِبنِ مُلْجَم کوفہ پہنچا اور وہاں کے خَوارِج سے ملا اور اُنہیں در پردہ اپنے ناپاک اِرادے کی اِطّلاع دی تو وہ بھی اُس کے ساتھ مُتَّفِق ہو گئے۔

شہادت کی رات

اِس ماہِ رَمَضانُ الْمبارَك (40ھ) میں آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا یہ دستور تھا کہ ایک شب حضرتِ سیِّدُنا امامِ عالی مقام امامِ حُسین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ، ایک شب حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن مُجتبیٰ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور ایک شب حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے پاس اِفطار فرماتے اور تین لقموں سے زیادہ تناوُل نہ فرماتے اور (کم کھانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے) اِرشاد فرماتے: مجھے یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ''اللّٰہ تعالٰی سے ملتے وقت میرا پیٹ خالی ہو۔'' شہادت کی رات تو یہ حالت رہی کہ بار بار مکان سے باہر تشریف لاتے اور آسمان کی طرف دیکھ کر فرماتے: بخدا عَزَّوَجَلَّ! مجھے کوئی خبر جھوٹی نہیں دی

گئی، یہ وُہی رات ہے جس کا وَعدہ کیا گیا ہے۔ (گویا آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنی شہادت کا پہلے ہی سے عِلم تھا) (سوانحِ کربلا ص ٧٦،٧٧ ملخصاً)

قاتِلانہ حملہ

شبِ جُمُعہ 17 (یا19) رَمضانُ المبارَک 40ھ کو حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما کے والد بُزُرگوار، حیدرِ کَرّار، صاحبِ ذُوالْفِقار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سَحَر (یعنی صُبْح) کے وَقْت بیدار ہوئے، مؤذِن نے آکر آواز دی اور کہا: اَلصَّلٰوۃ اَلصَّلٰوۃ! چُنانچہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نَماز پڑھنے کے لئے گھر سے چلے، راستے میں لوگوں کو نَماز کے لئے صدائیں دیتے اور جگاتے ہوئے مسجِد کی طرف تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک اِبْنِ مُلْجَم خارِجی بدبَخْت نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم پر تلوار کا ایک ایسا ظالمانہ وار کیا کہ جس کی شدّت سے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی پیشانی کنپٹی تک کٹ گئی اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہری۔ اتنے میں چاروں طرف سے لوگ دوڑ کر آئے اور اُس خارِجی بدبَخت کو پکڑ لیا۔ اِس اَلَمْ ناک واقِعہ کے 2 دن بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ١٣٩)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِبنِ مُلجَم کی لاش کے ٹکڑے نَذرِ آتش کر دیئے گئے

حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن، سیِّدُنا امام حسین اور سیِّدُنا عبدُاللہ بن جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہم نے آپ کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیم کو غُسل دیا، حضرتِ سیِّدُنا اِمام حسن مُجتبیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور دارُالْاِمارت کوفہ میں رات کے وقت دَفْن کیا۔ لوگوں نے اِبنِ مُلجَم بَد کِردار و بَد اَطوار کے جِسْم کے ٹکڑے کر کے ایک ٹوکرے میں رکھ کر آگ لگا دی اور وہ جل کر خاکِستر ہو گیا۔ (ایضاً)

بعد موت قاتِلِ علی کی سزا کی لرزہ خیز حِکایت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد دُوُم کے 505 صَفْحات پر مشتمل باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحَہ 199 پر ہے: عِصْمَہ عَبَّادَانِی کہتے ہیں: میں کسی جنگل میں گھوم رہا تھا کہ میں نے ایک گِرجا دیکھا، گِرجا میں ایک راہِب کی خانقاہ تھی اُس کے اندر موجود راہِب سے میں نے کہا کہ تم نے اِس (وِیران) مقام پر جو سب سے عجیب و غریب چیز دیکھی ہو وہ مجھے بتاؤ! تو اُس نے بتایا: میں نے ایک روز یہاں شُتُر مُرغ جیسا ایک دیوہیکل سفید پرندہ دیکھا، اُس نے اُس پتّھر پر بیٹھ کر قے کی، اُس میں سے ایک انسانی سر نکل پڑا، وہ برابر قے کرتا رہا اور انسانی اَعضاء نکلتے رہے اور بجلی کی سی سُرعت (یعنی پُھرتی) کے ساتھ ایک دوسرے سے جُڑتے رہے یہاں تک کہ وہ مکمَّل آدمی بن گیا! اُس آدمی نے جوں ہی اُٹھنے کی کوشش کی اُس

دیو ہیکل پرندے نے اُس کے ٹھونگ ماری اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، پھر نگل گیا۔ کئی روز تک میں یہ خوفناک منظر دیکھتا رہا، میرا یقین **خدا** عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر بڑھ گیا کہ واقعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مار کر جِلانے پر قادِر ہے۔ ایک دن میں اُس **دیو ہیکل پرندے** کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور اُس سے دریافت کیا کہ اے پرندے! میں تجھے اُس ذات کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے تجھ کو پیدا کیا! اب کی بار جب وہ انسان مکمَّل ہو جائے تو اُس کو باقی رہنے دینا تا کہ میں اُس سے اُس کا عَمَل معلوم کر سکوں! تو اُس پرندے نے فَصیح عَرَبی میں کہا: ''میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہی بادشاہت اور بقا ہے ہر چیز فانی ہے اور وُہی باقی ہے میں اُس کا ایک فِرِشتہ ہوں اور اِس شخص پر مُسلَّط کیا گیا ہوں تا کہ اِس کے گناہ کی سزا دیتا رہوں۔'' جب تے میں وہ انسان نکلا تو میں نے اُس سے پوچھا: اے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے انسان! تو کون ہے اور تیرا قصّہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''میں (حضرتِ) علیُّ (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کا قاتل عبدُالرَّحمٰن اِبْنِ مُلْجَم ہوں، جب میں مر چکا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سامنے میری روح حاضِر ہوئی، اُس نے میرا نامۂ اَعمال مجھ کو دیا جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرتِ علی (کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کو شہید کرنے تک کی ہر نیکی اور بدی لکھی ہوئی تھی۔ پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِس فِرِشتے کو حکم دیا کہ وہ قِیامت تک مجھے عذاب دے۔'' یہ کہہ کر وہ چُپ ہو گیا اور **دیو ہیکل پرندے** نے اس پر ٹھونگیں ماریں اور اس کو نگل گیا اور چلا گیا۔ (شَرحُ الصُّدُور ص۱۷۵)

شَہوَت کی پَیروی کا دردناک انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مولیٰ علی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے قاتِل کا جو کہ خارِجی بددین وگمراہ تھا کیسا دَرْدْ ناک اَنجام ہوا! وہ بدنصیب کیوں اِتنا بڑا گناہ کرنے کیلئے آمادہ ہوا جیسا کہ پہلے بَیان ہو چکا ہے کہ وہ ایک خارِجیّہ عورت پر عاشِق ہو گیا تھا اُس خارِجیّہ نے شادی کا مَہر یہ مقرّر کیا تھا کہ تمہیں حضرتِ علیُّ الْمُرتَضٰی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم) کو شہید کرنا پڑے گا۔ **افسوس!** عشقِ مجازی میں اِبنِ مُلْجَم اندھا ہو گیا اور اُس نے حضرتِ مولیٰ مُشکلکُشا، **علیُّ المُرتَضٰی**، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم جیسی عظیم ہستی کو شہید کر دیا، اِس نابَکار کو وہ عورت تو خاک ملنی تھی ہاتھوں ہاتھ یہ سزا ملی کہ لوگوں نے دیکھتے ہی دیکھتے اُسے پکڑ لیا، بِالآخر اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ٹوکرے میں ڈال کر آگ لگا دی گئی اور وہ جل کر خاکِسْتَر ہو گیا! اور مرنے کے بعد تاقِیامت جاری رہنے والے اُس کے لرزَہ خیز عذاب کا ابھی آپ نے تذکِرہ سنا۔ وہ بدبخت، نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ **"شَہوَت کی گھڑی بھر پَیروی طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔"** (اَلزُّھدُ الکبیر لِلْبَیْھَقِی ص۱۵۷ حدیث ۳٤٤)

صَحابۂ کِرام کی شان

صحابیِٔ رسولِ ہاشمی حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے، نبیِّ کریم، رءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: "میرے صَحابہ کو بُرا نہ کہو

کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحُد (پہاڑ) بھر سونا خیرات کرے تب بھی اُن کے نہ ایک مُد کو پہنچے نہ آدھے کو۔''

(بخاری ج۲ ص۵۲۲ حدیث۳۶۷۳)

جتنے تارے ہیں اُس چرخِ ذی جاہ کے　　جس قدر ماہ پارے ہیں اُس ماہ کے

جانشیں ہیں جو مردِ حق آگاہ کے　　اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے

اُن سب اہلِ مکانَت پہ لاکھوں سلام

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ مبارَکہ کے تَحت فرماتے ہیں: 4 مُد کا ایک صاع ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے چار سیر کا، تو مُد ایک سیر آدھ پاؤ ہوا، یعنی میرا صَحابی قریباً **سوا سیر جَو** خیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مسلمان خواہ غوث وقُطب ہو یا عام مسلمان پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور قبولیّت میں صَحابی کے سوا سیر جَو کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ نماز اور ساری عبادات کا ہے، جب **مسجِدُ النَّبَوِی** عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے **50** ہزار گُنا ہے تو جنہوں نے حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا! اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ حَضراتِ صَحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکر ہمیشہ خیر سے ہی کرنا چاہیے، کسی صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ہلکے لفظ سے یاد نہ کرو، یہ حَضرات وہ ہیں جنہیں ربّ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صُحبت کے لیے چُنا، مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صُحبت میں نہیں رہنے دیتا تو مہربان ربّ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بُروں کی صُحبت

میں رہنا کیسے پسند فرماتا۔!

رسولُ اللہ طیّب اُن کے سب ساتھی بھی طاہر ہیں

چُنیدہ بہرِ پاکاں حضرتِ فاروقِ اَعظم ہیں

(مراۃ المناجیح ج۸ص۳۳۵)

مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام صَحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عِظام رِضْوانُ اللہ تعالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی حقیقی اُلفت وعقیدت کی سعادت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صِرْف اہلِ سنّت کے حصّے میں آئی۔ دین پر اِستِقامت پانے، صَحابہ واہلِ بَیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مَحَبَّت کا جام پینے پلانے اور اولیائے کِرام کا خُصوصی فَیضان پانے کے لئے ''دعوتِ اسلامی'' کے **مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ** رہئے کہ اِس مَدَنی ماحول سے وابَستگی دونوں جہانوں میں کامیابی کا ذَرِیعہ ہے۔ دعوتِ اسلامی کے پُر بہار مَدَنی ماحول میں بگڑے ہوئے عقائد واَعمال کی نحوستوں اور گندگیوں سے چھٹکارا ملتا اور حق پر قائم رہنے کا پختہ ذِہن بنتا ہے۔

آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان اَفروز مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

بدعقیدَگی سے توبہ

لطیف آباد حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح بتایا: بعض لوگوں کی صُحبَت میں بیٹھنے کی بِنا پر میرا ذِہن خراب ہوگیا اور میں تین

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

سال تک **نیاز شریف** اور **میلاد شریف** وغیرہ پر گھر میں اِعتِراض کرتا رہا مجھے پہلے **دُرُود شریف** سے بَہُت شَغَف تھا (یعنی بے حد دلچسپی و رغبت تھی) مگر غَلَط صُحبت کے سبب **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا جذبہ ہی دم توڑ گیا۔ اِتِّفاق سے ایک بار میں نے **دُرُود شریف** کی فضیلت پڑھی تو وہ جذبہ دوبارہ جاگا اور میں نے کثرت کے ساتھ **دُرُودِ پاک** پڑھنے کا معمول بنا لیا۔ ایک رات جب **دُرُود شریف** پڑھتے پڑھتے سو گیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں **سبز گنبد** کا دیدار ہو گیا اور بے ساختہ میری زَبان سے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ** جاری ہو گیا۔ صُبح جب اُٹھا تو میرے دل کے اندر ہَل چل مچی ہوئی تھی، میں اِس سوچ میں پڑ گیا کہ آخر حق کا راستہ کون سا ہے؟ حُسنِ اِتِّفاق سے **دعوتِ اسلامی** والے عاشِقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا **مَدَنی قافِلہ** ہمارے گھر کی قریبی مسجِد میں آیا تو کسی نے مجھے **مَدَنی قافِلے** میں سفر کی دعوت دی، میں چُونکہ مُتَذَبذِب (Confused) تھا اِس لئے تلاشِ حق کے جذبے کے تَحت **مَدَنی قافِلے** کا مسافِر بن گیا۔ میں نے سفید عمامہ باندھا تھا مگر سبز عمامے والے **مَدَنی قافِلے** والوں نے سفر کے دَوران مجھ پر نہ کسی قسم کی تنقید کی نہ ہی طنز کیا بلکہ اَجنَبِیَّت ہی محسوس نہ ہونے دی۔ **امیرِ قافِلہ** نے **مَدَنی اِنْعامات** کا تعارُف کروایا اور اسکے مُطابِق معمول رکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے **مَدَنی اِنْعامات** کا بغور مُطالعہ کیا تو چونک اُٹھا! کیوں کہ میں نے اتنے زبردست تربیّتی **مَدَنی پھول** زندگی میں پہلی ہی بار پڑھے تھے۔ **عاشِقانِ رسول** کی صُحبت اور **مَدَنی اِنْعامات** کی بَرَکت سے مجھ پر

ربِّ لَمْ یزَل عَزَّوَجَلَّ کا فَضْل ہوگیا۔ میں نے مَدَنی قافِلے کے تمام مسافروں کو جَمْع کر کے اِعلان کیا کہ کل تک میں بدعقیدہ تھا آپ سب گواہ ہو جائیے کہ آج سے **توبہ** کرتا ہوں اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہنے کی نیّت کرتا ہوں۔ اسلامی بھائیوں نے اِس پر فرحت ومَسَرَّت کا اِظہار کیا۔ دوسرے دن **30** روپے کی نُکتِی (ایک بَیسن کی مٹھائی جو موتی کے دانوں کی طرح بنی ہوتی ہے) منگوا کر میں نے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ اعظم **شیخ عبدالقادِر جیلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کی نیاز دِلوائی اور اپنے ہاتھوں سے تقسیم کی۔ میں **35** سال سے **سانس کے مَرَض** میں مبتلا تھا، کوئی رات بِغیر تکلیف کے نہ گزرتی تھی، نیز میری سیدھی **داڑھ میں تکلیف** تھی جس کے باعِث صحیح طرح کھا بھی نہیں سکتا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** کی بَرَکت سے دورانِ سفر مجھے سانس کی کوئی تکلیف نہ ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں سیدھی داڑھ سے بِغیر کسی تکلیف کے کھانا بھی کھا رہا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ **عقائدِ اَہلسنّت** حق ہیں اور میرا حُسنِ ظن ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے **پیارے رسول** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

چھائے گر شیطَنَت، تو کریں دیر مت | قافلے میں چلیں، قافِلے میں چلو
صُحبتِ بد میں پڑ، کر عقیدہ بگڑ | گر گیا ہو چلیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے بارے میں سُوال جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا دوسرے سے مدد مانگنے کے تعلُّق سے **وَسوسوں** کا شکار رہتے ہیں اُن کو سمجھانے کی کوشش کا ثواب کمانے کی اچّھی اچّھی نیّتوں سے چند **سُوال جواب** پیش کیے جاتے ہیں، اگر ایک بار پڑھنے سے تسلّی نہ ہو تو تین بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنْشِراحِ صَدْر ہو گا یعنی سینہ کُھل جائے گا، بات دل میں اُتر جائیگی، **وَسوَسے دُور ہوں گے** اور اطمینانِ قلب نصیب ہو گا۔

حضرت علی کو مُشکلکُشا کہنا کیسا ہے؟

سُوال (1): حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو **مشکلکشا** کہنا کیسا ہے؟ کیا صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی مُشکلکُشا نہیں؟

جواب: مُشکِلکُشا کے معنیٰ ہیں: ''مُشکِل حل کرنے والا، مشکل میں مدد کرنے والا'' بے شک حقیقی معنوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی **مُشکِلکُشا** ہے، مگر اُس کی عطا سے انْبِیاء، صَحابہ اور اولیا بلکہ عام بندے بھی **مُشکِلکُشا** اور مددگار ہو سکتے ہیں اِس کی عام فَہم مثال یہ ہے کہ پاکستان میں جا بجا یہ بورڈ لگے ہوئے ہیں ''**مددگار پولیس فون نمبر 15**'' ہر ایک یہ جانتا ہے کہ پولیس چوروں ڈاکوؤں وغیرہ سے بچانے، دشمنوں کے خطروں اور دیگر مشکل موقعوں پر **مشکلکشائی** یعنی مدد کرنے کی صلاحِیّت رکھتی ہے۔ **مکّۃُ الْمکرَّمہ** زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے

ہجرت کرکے جو صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان **مدینۃُ المنوَّرہ** زادھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْمًا پہنچے، وہاں اُن کی نُصرت (یعنی مدد) کرنے والے صَحابہ عَلَیہِمُ الرِّضْوَان **''اَنصار''** کہلائے اور اَنصار کے معنیٰ **مددگار** ہیں۔ اِس کے علاوہ بھی بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں تو جب پولیس مُشکلکشا، سماجی کارکُن حاجت روا، چوکیدار مددگار اور قاضی فریادرس ہوسکتا ہے، تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرتِ مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کیوں **مُشکلکُشا** نہیں ہوسکتے!

کہہ دے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسؔن کو

اے شیرِ خدا بہر مدد تیغ بکف جا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''مولیٰ علی'' کہنا کیسا؟

سُوال (2): مولانا! مُعاف کیجئے، ابھی آپ نے ''مولیٰ علی'' کہا، حالانکہ ''مولیٰ'' تو صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات ہے۔

جواب: بے شک حقیقی معنوں میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ''مولیٰ'' ہے مگر مَجازًا (یعنی غیر حقیقی) معنوں میں دوسرے کو ''مولیٰ'' کہنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ آج کل عُلَمائے کرام بلکہ عُموماً ہر داڑھی والے کو **مولانا** کہہ کر مخاطَب کیا جاتا ہے، کبھی آپ نے ''مولانا'' کے معنیٰ پر بھی غور فرمایا؟ اگر نہیں تو سُن لیجئے، مولانا کے معنیٰ ہیں: ''ہمارا مولیٰ'' دیکھئے! سُوال میں بھی تو ''مولانا'' کہا گیا ہے! جب عام شخص کو بھی مولانا یعنی ''ہمارا مولیٰ'' کہنے میں کوئی **وَسوَسہ**

نہیں آتا تو آخر ''مولیٰ علی'' کہنے میں کیوں وسوسہ آرہا ہے! اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط پڑھ کر شیطان کو بھگا دیجئے اور تسلّی رکھئے کہ ''مولیٰ علی'' کہنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے ''مولیٰ'' ہونے کی تو حدیثِ پاک میں صَراحت موجود ہے چُنانچِہ سُنئے اور ''حُبِّ علی'' میں سر دُھنئے:

جس کا میں مولٰی ہوں اس کے علی بھی مولٰی ہیں

سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مُختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں۔ (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۸ حدیث ۳۷۳۳)

''مولٰی علی'' کے معنی

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے الفاظ ''جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں'' کے تحت فرماتے ہیں: **مولیٰ** کے بَہُت (سے) معنٰی ہیں: دوست، مددگار، آزاد شُدہ غلام، (غلام کو) آزاد کرنے والا مولیٰ۔ اِس (حدیثِ پاک میں مولیٰ) کے معنٰی خلیفہ یا بادشاہ نہیں یہاں (مولیٰ) بمعنی دوست (اور) محبوب ہے یا بمعنی **مددگار** اور واقعی حضرتِ سیِّدُنا **علیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **مسلمانوں** کے دوست بھی ہیں، مددگار بھی، اِس لئے **آپ** کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ''مولیٰ علی'' کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۲۵) قراٰنِ کریم میں **اللہ** تعالٰی،

جبریلِ امین اور نیک مؤمنین کو "مولیٰ" کہا گیا ہے۔ چُنانچِہ پارہ 28 سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم

آیت نمبر 4 میں ربّ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَۚ ترجَمۂ کنز الایمان: تو بے شک اللہ اُن کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے۔

کہا جس نے یاغوث اَغِثْنِی تو دَم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوثِ اعظم (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُفَسِّرِین کے نزدیک "مولیٰ" کے معنیٰ

سُوال (3): آپ نے مولیٰ کے معنیٰ "مددگار" لکھے ہیں کیا دیگر مُفَسِّرِین کا بھی اِس سے اتّفاق ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ مُتَعَدِّد تَفاسیر کے حوالے دیئے جاسکتے ہیں نُمُونَۃً 6 کُتُبِ تفسیر کے نام مُلاحَظہ ہوں جن میں اِس آیتِ مُبارَکہ میں وارِد لفظ "مولیٰ" کے معنیٰ **وَلی** اور **ناصِر** (یعنی مددگار) لکھے ہیں: (۱) تفسیرِ طَبَری جلد 12 صَفْحَہ 154 (۲) تفسیرِ قُرطُبی جلد 18 صَفْحَہ 143 (۳) تفسیرِ کبیر جلد 10 صَفْحَہ 570 (۴) تفسیرِ بَغْوی جلد 4 صَفْحَہ 337 (۵) تفسیرِ خازِن جلد 4 صَفْحَہ 286 (۶) تفسیرِ نَسفی صَفْحَہ 1257۔ اُن چار کتابوں کے نام بھی حاضِر ہیں جن میں آیتِ مبارَکہ کے لفظ "**مولیٰ**" کے معنیٰ "**ناصِر**" (یعنی مددگار) کئے گئے ہیں: (۱) تفسیرِ جلالین

صَفْحَہ465 (٢) تفسیرِ رُوحُ الْمَعانی جلد 28 صَفْحَہ481 (٣) تفسیرِ بَیضاوی جلد 5 صَفْحَہ 356 (٤) تفسیرِ ابی سُعُود جلد5 صَفْحَہ738۔

یا خدا بہرِ جنابِ مصطَفٰے اِمداد کن
یارسولَ اللہ از بہرِ خدا اِمداد کن (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کی بہترین تشریح

سُوال (4): **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** میں ہے: اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ لہٰذا کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہُوا؟

جواب: مذکورہ آیتِ کریمہ میں مدد سے مُراد حقیقی مدد ہے یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو حقیقی کارساز سمجھ کر عرض کیا جارہا ہے: اے ربِّ کریم! "ہم تجھی سے مدد مانگتے ہیں" رہا بندوں سے مدد مانگنا تو وہ مَحض واسِطۂ فیضِ الٰہی سمجھ کر ہے۔ جیسا کہ پارہ 12 **سُوْرَۂ یُوْسُف** آیت نمبر 40 میں ہے: اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: حکم نہیں مگر **اللہ** کا) یا پارہ 3 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** آیت نمبر 255 میں فرمایا: لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ (ترجَمۂ کنزالایمان: اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں) پھر ہم حُکّام کو **حَکَم** (حَ۔کَم یعنی فیصلہ کرنے والا) بھی مانتے ہیں اور اپنی چیزوں پر ملکیت کا دعوٰی بھی کرتے ہیں یعنی آیت سے مراد ہے **حقیقی حَکَم** (یعنی فیصلہ کرنے والا) اور حقیقی مِلکیّت، مگر بندوں کے لئے بہ عطائے الٰہی۔ (جاءالحق ص ٢١٥)

کئی مقامات پر قراٰنِ کریم نے غیرُ اللہ کو مددگار قرار دیا ہے، اِس ضِمن میں 4 آیاتِ مبارَکہ مُلاحَظہ ہوں:

(۱) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ (پ۱، البقرہ: ٤٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور صَبْر اور نَماز سے مدد چاہو۔

کیا صَبْر خدا ہے؟ جس سے اِستِعانت (یعنی مدد مانگنے) کا حُکْم ہوا ہے۔ کیا نَماز خدا ہے؟ جس سے اِستِعانت (یعنی طلبِ امداد) کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے:

(۲) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ (پ٦، المائدہ: ۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اگر غیرِ خدا سے مدد لینی مُطْلَقاً مُحال (یعنی ہر صورت میں ناممکن) ہے تو اس (آیتِ مبارَکہ میں ارشاد کردہ) حُکْمِ الٰہی کا حاصل کیا؟

(۳) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ (پ٦، المائدہ: ٥٥)

ترجَمۂ کنزالایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نَماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حُضُور جھکے ہوئے ہیں۔

(٤) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ (پ۱۰، التوبہ: ٧١)

ترجَمۂ کنزالایمان: مسلمان مَرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

اِس آیتِ مبارَکہ کی تفسیر یہ کی گئی ہے: ''اور باہم دینی مَحَبَّت ومُوالات رکھتے ہیں اورایک دوسرے کے مُعین ومددگار ہیں۔'' (خزائن العرفان ،پ ١٠، التوبہ ٧١) صحیح اِسلامی عقیدے کے مطابِق اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھتے ہوئے انبیاءِ کرام اوراولیائے کرام سے مددطلب کرے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت کے بِغیر بذاتِ خودنفع ونقصان کے مالک ہے تو یہ یقیناً شرک ہے جبکہ اِس کے برعکس اگرکوئی شخص حقیقی مددگاراورنَفع ونقصان کا حقیقی مالِک اللہ تَعَالٰی کو مان کر کسی کو مَجازًا (یعنی غیرحقیقی طور پر) اورمحض عطائے الٰہی سے مددگارسمجھتے ہوئے مدد چاہے تو ہرگزشرک نہیں اوریہی ہماراعقیدہ ہے۔

بَہر حال سورۃُ الفاتحہ کی آیتِ مبارکہ (اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تجھی سے مدد چاہیں) حق ہے،مگرشیطان کابُراہوکہ یہ لوگوں کووسوسے ڈال کرغَلَط فہمیوں کاشکارکردیتا ہے۔ غورفرمایئے! آیتِ مبارکہ میں زندہ مُردہ وغیرہ کی تخصیص کئے بغیر مُطْلَقًا یعنی ہرحال میں اللہ تَعَالٰی کے سوا دوسرے سے مدد مانگنے کی نفی یعنی انکارکیا گیا ہے۔آیتِ مبارکہ کے ظاہری ولفظی معنیٰ کے اعتِبار سے جوکہ ''اہلِ وَسوَسہ'' نے سمجھا ہےکوئی دوسراتو ٹھیک یہ خود بھی ''شرک'' سے نہیں بچ سکتے مَثَلاً وَزْن دار گٹھری زمین پر رکھی ہے اٹھانہیں پارہے،کسی کو آواز دے کر کہا:''بَرائے مہربانی! اٹھانے میں ذرا میری مدد کر دیجئے تا کہ سر پر رکھ لوں۔''اس وسوسے کے مطابِق یہ شرک ہوا یانہیں؟ضَرور ہوا۔اِس طرح کی ہزاروں مثالیں دی جاسکتی ہیں ،بس چاروں طرف غیرِ خدا کی امدادوں کے نظّارے ہیں۔مَثَلاً اِنْفاق فِی سبیلِ اللہ یعنی راہِ خدامیں خَرْچ کرنے کا بکثرت جگہوں پراصل مُدَّعا ہی

''باہمی امداد'' ہے! اِس میں صَدَقہ وخیرات، فِطرہ و زکوٰۃ، مساجدو مدارِس کیلئے چندہ و عَطِیّات، قربانی کی کھالوں کے مطالَبات، سماجی اِدارات، وغیرہ وغیرہ سب کا مَفاد اِمداد، اِمداد اور اِمداد ہی تو ہے! مزید آگے بڑھئے تو مظلوموں کی مدد کیلئے عدالت ہے تو مریضوں کی امداد کیلئے طِبابت، اندرونِ مُلک کے باشندوں کی مدد کیلئے پولیس کی نِظامت ہے تو بَیرونی دشمنوں سے حفاظت کیلئے فوجی طاقت، اولاد کی پرورش میں مدد کیلئے ماں باپ کی ضَرورت ہے تو ان کی تعلیم وتربیّت کیلئے تعلیم گاہ کی حاجت۔ اَلغَرَض زندَگی میں قدم قدم پر غیرُ اللّٰہ کی مَدَد وحمایت کی ضَرورت ہے بلکہ مرنے کے بعد بھی تکفین وتدفین بِغیر غیرُ اللّٰہ کی مدد کے ممکن نہیں، پھر تا قیامت ایصالِ ثواب کے ذَرِیعے مدد کی حاجت ہے اور آخرت میں بھی سب سے اہم مدد کی ضَرورت ہے یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت۔ یہ سب غیرُ اللّٰہ کی مدد یں ہی ہیں۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غیرِ خدا سے مدد مانگنے کی احادیثِ مبارکہ میں ترغیب

سُوال (5): غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنے کی ترغیب پر کچھ احادیثِ مبارکہ بھی بیان کر دیجئے۔

جواب: غیرِ خدا سے مدد مانگنے کی ترغیب سے مُتعلّق **دو فرامینِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **مُلاحَظہ ہوں:** ﴿1﴾ میرے رَحْم دل اُمّتیوں سے حاجتیں مانگو رِزْق پاؤ گے۔

(اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص٧٢ حدیث ١١٠٦) ﴿٢﴾ ''بھلائی اور اپنی حاجتیں اچھے چہرے والوں سے مانگو۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج١١ ص٦٧ حدیث ١١١١٠)

اللہ عزّوجلّ فرماتا ہے: فَضْل میرے رَحْم دل بندوں سے مانگو ان کے دامن میں آرام سے رہو گے کہ میں نے اپنی رَحْمت ان میں رکھی ہے۔ (مسندُ الشّھاب ج١ ص٤٠٦ حدیث ٧٠٠)

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راویت ہے کہ ایک نابینا صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر عَرض کی: اللہ عزّوجلّ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافیّت دے۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے صَبْر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔'' انہوں نے عَرض کی: حُضُور! دُعا فرما دیجئے۔ انہیں حکم فرمایا کہ وُضو کرو اور اچّھا وُضو کرو اور دو رَکْعَت نَماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ ط یَامُحَمَّدُ[1] اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ ط اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط اے اللہ (عزّوجلّ) میں تجھ سے سُوال کرتا ہوں اور توسُّل (یعنی وسیلہ پیش) کرتا ہوں اور تیری طرف مُتوجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد (صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) کے ذَرِیعے سے جو نبیِّ رَحْمت ہیں۔ یَامُحَمَّد (صلّی اللہ

---

[1] اِس دعا کا وظیفہ کرتے وقت ''یا محمد'' صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کہنے کے بجائے ''یارسولَ اللہ'' صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کہنا ہے۔ اس کے دلائل فتاویٰ رضویہ جلد 30 رسالہ ''تجلی الیقین'' صفحہ 156 تا 157 پر مُلاحظہ کیجئے۔

تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! میں حُضُور کے ذَرِیعے سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اپنی حاجت کے بارے میں مُتوجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ یااللّٰہ! ان کی شَفاعت میرے حق میں قَبول فرما۔ **حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنَیف** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: **''خدا** (عَزَّوَجَلَّ) **کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی نابینا ہی نہیں تھے!''** (بہارشریعت ج ا ص ٦٨۵، ابنِ ماجہ ج ٢ ص ١۵٦ حدیث ١٣٨۵، تِرمذی ج ۵ ص ٣٣٦ حدیث ٣۵٨٩، اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ٩ ص ٣٠ حدیث ٨٣١١)

''یارسولَ اللہ'' والی دعا کی بَرَکت سے کام بن گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ مبارکہ سے دُور سے ''یا رسولَ اللہ'' کہنے کی اجازت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اُن صحابی نے الگ سے کسی کونے میں جاکر چُپکے چُپکے ہی ''یا رسولَ اللہ'' پکارا ہے! اور حق یہ ہے کہ یہ اجازت اُس ''نابینا صَحابی'' کیلئے مخصوص نہ تھی بلکہ بعدِ وفاتِ ظاہری تاقِیامِ قِیامت اِس کی بَرَکتیں موجود ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا **عثمان بن حُنَیف** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے امیرُ الْمُؤمنین، جامعُ القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفّان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں یِہی دُعا ایک صاحِبِ حاجت کو بتائی۔ ''طَبَرانی'' میں ہے: ایک شَخْص اپنی کسی ضَرورت کو لے کر حضرتِ سیِّدُنا **عثمان بن حُنَیف** رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اَقدَس میں حاضِر ہوا آپ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وُضو کرو پھر مسجِد میں دو رَکعت نَماز ادا کرو پھر یہ دعا مانگو: (یہاں وُہی دعا بتائی جو ابھی حدیثِ پاک میں صَفْحَہ 64 پر گزری) ور (فرمایا: اس دعا کے

آخری لفظ) حَــاجَتِــیْ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لینا۔ وہ آدمی چلا گیا اور جیسا اس کو کہا گیا تھا اس نے ویسا ہی کیا اور اس کی حاجت پوری ہوگئی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج۹ ص ۳۰ حدیث ۸۳۱۱ مُلَخَّصاً)

بعدِ وفات آقا نے مدد فرمائی

حضرتِ سیِّدُنا امام بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی کے محترم استاد حضرت امام ابنِ ابی شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: امیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں قَحط سالی ہوئی، ایک صاحِب حُضُورِ انور، محبوبِ ربِ اکبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے روضۂ اطہر پر حاضِر ہوئے اور عرض کی: "یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! اپنی اُمّت کیلئے بارِش طلب فرمائیے، کہ لوگ ہلاک ہورہے ہیں۔" جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اُن صاحِب کے خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا: عمر کے پاس جا کر میرا سلام کہو اور ان کو خبر دو کہ بارِش ہوگی۔ (مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج ۷ ص ۴۸۲ حدیث۳۵ مختصراً)

وہ صاحِب صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے فرمایا: یہ روایت امام ابنِ ابی شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صحیح اَسناد کے ساتھ بیان کی ہے۔ (فَتحُ الباری ج ۳ ص ۴۳۰ تَحتَ الحدیث ۱۰۱۰)

غم و آلام کا مارا ہوں آقا بے سہارا ہوں
مری آسان ہو ہر ایک مشکل یارسولَ اللّٰہ! (وسائلِ بخشش ص ۱۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

سُوال(6): اگر کوئی شخص جنگل بیابان کے اندر مشکل میں پھنس جائے تو نَجات کیلئے کیا کرے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دُعا مانگے کہ حقیقت میں وُہی حاجت روا اور مشکل کُشا ہے نیز حُسنِ اِعتِقاد کے ساتھ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی سچّی تعلیمات پر عمل کرے۔ ایسے موقع کیلئے کیا تعلیمات ہیں وہ بھی مُلاحظہ ہوں چُنانچِہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے یا راہ بھول جائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم (یعنی یارو مددگار) نہیں تو اُسے چاہیے یوں پکارے: ''یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیۡثُوۡنِیۡ، یَاعِبَادَاللّٰہِ اَغِیۡثُوۡنِیۡ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! میری مدد کرو۔'' کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے کچھ بندے ہیں جنھیں یہ نہیں دیکھتا۔ (المُعجَم الکَبِیر ج١٧ ص١١٧ حدیث ٢٩٠)

کروڑوں حنفیوں کے ایک پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بعض ثِقہ (یعنی قابلِ اعتماد) عُلماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام نے فرمایا ہے کہ یہ حدیثِ پاک حَسَن ہے اور مسافِروں کو اس کی ضَرورت پڑتی ہے، اور مشائخ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام سے مروی ہے کہ یہ اَمرِ مُجرَّب (یعنی تجرِبہ شُدہ) ہے۔

(مِرقاۃُ المَفاتیح ج٥ ص٢٩٥)

جنگل میں جانور بھاگ جائے تو.....

خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین، مَحبوبِ ربُّ العٰلَمِین، جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جب تم میں سے کسی ایک کی سُواری (کا جانور) ویران زمین میں بھاگ جائے تو یوں پکارے: ''یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا، یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا یعنی اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! روک دو، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! روک دو۔'' اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے کچھ بندے روکنے والے ہیں جو اسے روک دیں گے۔

(مُسنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج٤ ص٤٣٨ حدیث٥٢٤٧)

جب اُستادِ محترم کی سُواری بھاگ گئی!

شارِحِ مسلم حضرتِ سیِّدُنا امام نَوَوِی (نَ-وَ-وِی) عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میرے ایک استاذِ محترم جو کہ بَہُت بڑے عالم تھے، ایک مرتبہ ریگستان میں ان کی سُواری بھاگ گئی، اُن کو اِس حدیثِ پاک کا عِلْم تھا، اُنھوں نے یہ کلمات کہے (یعنی دوبار کہا: یَا عِبَادَ اللّٰہِ! اِحْبِسُوْا یعنی اے اللہ کے بندو! اسے روک دو) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس سُواری کو اُسی وَقت روک دیا۔ (الاذکار ص١٨١)

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غَرَض دَر دَر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یاغوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفِرت ہے۔(جامع صغیر)

''اللّٰہ کے بندوں'' سے مُرادکون لوگ ہیں؟

سوال (7): جنگل میں بندگانِ خدا سے مدد مانگنے کی جوترغیب دی گئی ہے یہاں اللّٰہ کے بندوں سے مُرادکون لوگ ہیں؟

جواب: حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ علی قاری علیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی حِصنِ حَصِین کی شَرح، ''اَلْحِرْزُالثَّمِین''، صَفْحَہ 254 پرفرماتے ہیں: ''(یہاں) بندوں سے یاتوفِرِشتے یامسلمان جِنّ یارِجالُ الْغیب یعنی اَبدال مُراد ہیں۔''

بے یار ومدگار جنہیں کوئی نہ پوچھے

ایسوں کا تجھے یارو مددگار بنایا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُردے سے مدد کیوں مانگیں؟

سُوال (8): مان لیا کہ زندہ ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہیں جنگل میں بندوں کوپکارنا بھی سمجھ میں آ گیا کہ جنگل میں تو آج کل پولیس کی موبائل بھی مدد کیلئے بسا اوقات دستیاب ہو جاتی ہے اگرچہ حدیثِ پاک میں پولیس مُراد نہیں تاہم آدمی ان سے مدد تو حاصِل کرسکتا ہے اور موبائل فون کے ذَرِیعے بھی کسی کو مدد کیلئے بُلا سکتا ہے۔مگر''مُردے'' سے کیسے مدد مانگی جائے؟

جواب: جو واقِعی مُردہ ہو اُس سے بے شک مدد نہ مانگی جائے مگر انبیاء و اولیاء تو پردہ

فرمانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور یوں ہم زندوں ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ حضرات زندہ ہوتے ہیں ان کے دلائل مُلاحظہ ہوں:

اَنْبِیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زندہ ہیں

''اَنْبِیاءِ کرام عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر **مَحْض ایک آن موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو** ویسی ہی حیات یعنی زندگی عطا فرمادی جاتی ہے جیسی دُنیا میں تھی۔ اَنْبِیاء عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی حیات (عالَمِ برزَخ کی زندگی) روحانی، جسمانی، دنیاوی ہے، (یہ حضرات اَنْبِیاء) بعینہٖ اُسی طرح زندہ ہوتے ہیں، جس طرح دُنیا میں تھے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۹ ص۵۴۵) **سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکۂ مکرَّمہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے: **اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَأْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ** یعنی **اللہ** تعالٰی نے انبیاء کے اَجسام (یعنی جسموں) کو مٹّی پر حرام فرمادیا ہے، **اللہ** کے نبی زندہ رہتے ہیں انہیں رِزْق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ج۲ ص۲۹۱ حدیث۱۶۳۷) **معلوم ہوا**، اَنْبِیاءِ کرام عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **زندہ** ہیں نیز صحیح احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ **حج** ادا فرماتے اور اپنے اپنے مَزاروں میں **نمازیں** بھی پڑھتے ہیں، چُنانچہ حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ** یعنی اَنْبِیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی ج۳ ص۲۱۶ حدیث۳۴۱۲)

حضرت سیِّدُنا امام مُناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ''یہ حدیث **صحیح** ہے۔'' (فیضُ القدیر ج ۳ ص ۲۳۹) عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ بعض اوقات انسان مُکلَّف (پابند) نہیں ہوتا پھر بھی لُطف اندوز ہونے کے لئے اعمال ادا کرتا ہے، جیسا کہ اَنْبِیاءِ کرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا اپنی مبارَک قبروں میں نماز پڑھنا حالانکہ (صِرف دنیا دارُالعمل ہے) آخِرت دارُالعمل (نیکیاں کرنے کی جگہ) نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلام مزار میں نَماز پڑھ رہے تھے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: شبِ معراج (حضرتِ) موسٰی (عَلَیْہِ السَّلام) کے پاس سے ہمارا گزر ہوا وہ سُرخ ٹیلے کے پاس اپنی قَبْر میں نَماز پڑھ رہے تھے۔ (مُسلم ص ۱۲۹۳ حدیث ۲۳۷۴)

اَنْبِیاء کو بھی اَجَل آنی ہے   مگر ایسی کہ فَقَط ''آنی'' ہے
پھر اُسی آن کے بعد اُن کی حیات   مِثْلِ سابِق وُہی جسمانی ہے
روح تو سب کی ہے زندہ اُن کا
جِسْمِ پُرنور بھی روحانی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولیاءُ اللّٰہ بھی زندہ ہیں

قرانِ کریم سے ثابِت ہے کہ شُہدائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام زندہ ہیں نہ ان

کو مُردہ کہو اور نہ ہی سمجھو۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۵۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں تمہیں خبر نہیں۔

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: جب یہ زندہ ہوئے تو ان سے مدد حاصل کرنا (بھی) جائز ہوا۔ جو حضرات عشقِ الٰہی کی تلوار سے مقتول ہوئے (یعنی قتل کئے گئے) وہ بھی اِس میں داخِل ہیں۔ اسی لئے حدیثِ پاک میں آیا کہ جو ڈوب کر مرے، جل جاوے، طاعون (PLAGUE) میں مرے، عورت زَچگی کی حالت میں مرے۔ طالبِ علمِ (دِین)، مسافِر وغیرہ سب شہید ہیں۔ (جاءَ الحق ص ۲۱۸)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن ''فتاوٰی رضویہ'' جلد 29 صفحہ 545 پر فرماتے ہیں: اولیائے کرام بعدِ وفات زندہ ہیں، مگر نہ مِثلِ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام (کیونکہ) انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کی حیات ''روحانی، جسمانی، دنیاوی'' ہے، (یہ حضرات اَنبیاء) بالکل اُسی طرح زندہ ہوتے ہیں، جس طرح دُنیا میں تھے، اور اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام کی حیات ان سے کم اور شُہداء سے زائد، جن کے بارے میں قرانِ عظیم میں فرمایا: ''ان (یعنی شہیدوں) کو مُردہ مت کہو وہ زندہ ہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۹ ص ۵۴۵) مُحقّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحقّ مُحدِّث

دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی ارشاد فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ولی اس دارِ فانی (یعنی خَتْم ہو جانے والی دُنیا) سے دارِ بقا (یعنی باقی رہنے والے جہان) کی طرف **منتقل** (TRANSFAR) ہو جاتے ہیں، وہ اپنے پَرْوَرْدَگار (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس زندہ ہیں، انھیں رِزْق دیا جاتا ہے اور خوش وخُرَّم ہیں لیکن لوگوں کو اس کا شُعُور (سمجھ) نہیں۔ (اشعۃ اللّمعات ج ۳ ص ۴۲۳ مُلَخَّصاً)

حضرتِ علّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البَارِی نے ارشاد فرمایا: **لَا فَرْقَ لَهُمْ فِي الْحَالَيْنِ وَلِذَا قِيْلَ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ وَلٰكِنْ يَّنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ** یعنی اولیاءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی اور موت) میں اَصْلاً فرق نہیں، اِسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح للقاری ج ۳ ص ۴۵۹)

اولیا ہیں کون کہتا مر گئے
"فانی گھر" سے نکلے "باقی گھر" گئے

حیاتِ اَنْبِیاء اور حیاتِ اولیاء میں فرق

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ایک سُوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اَنْبِیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی حیاتِ بَرْزَخِیَّہ (یعنی برزخ کی زندگی)، حیاتِ حقیقی حِسّی دُنیاوی ہے، ان پر تصدیقِ وَعْدَۂِ الٰہِیَّہ کے لیے مَحض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً اُن کو وَیسے ہی حیات عطا فرما دی جاتی

ہے۔ اِس حیات پر وُہی اَحکامِ دُنْیَوِیہ ہیں، ان کا ترکہ (یعنی وِرثہ) بانٹا نہ جائے گا، ان کی اَزْواج کو نِکاح حرام نیز اَزواجِ مُطَھَّرات پر عِدَّت نہیں، وہ اپنی قُبُور میں کھاتے پیتے نَماز پڑھتے ہیں۔ عُلَما وشُہَداء کی حیاتِ بَرْزَخِیَّہ (یعنی برزخ کی زندگی) اگرچہ حیاتِ دُنْیَویہ (یعنی دُنیوی زندَگی) سے اَفضل واَعلیٰ ہے مگراس پر اَحکامِ دُنیویہ جاری نہیں اوران کا ترکہ (یعنی وِرثہ) تقسیم ہوگا، ان کی اَزواج (یعنی بیویاں) عِدَّت کریں گی۔ (مُلَخّص از ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ٣٦١)

مَیِّت کی امداد قوی تر ہے

مذکورہ دلائل سے جب یہ ثابت ہو گیا کہ اَنبیاء واَولیاء علیہم السّلام و رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی اپنے مَزارات میں حیات ہیں، تو جس دلیل کے ساتھ اُن سے اُن کی حیاتِ ظاہِری میں مدد طلب کرنا **جائز** ہے بِالکل اُسی دلیل کے باعث دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی **جائز و دُرُست** ہے۔ چنانچِہ **مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثِین**، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی حنفی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں کہ حضرتِ **سیِّدُنا احمد بن مَرزُوق** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القُدُّوس فرماتے ہیں: ایک دن **شیخ ابوالعبّاس حَضْرَمی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے مجھ سے دریافْت کیا کہ ''زندہ کی اِمداد زیادہ قَوی ہے یا مَیِّت کی؟'' میں نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی امداد زیادہ قَوی (یعنی مضبوط) ہے اور میں کہتا ہوں کہ **مَیِّت کی امداد قَوی تر** (یعنی زیادہ مضبوط) **ہے**۔ شیخ نے فرمایا: ''ہاں، یہ بات دُرُست ہے کیونکہ وفات یافتہ بُزُرگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کے ہاں ہوتے ہیں۔'' (اشعة اللمعات ج ١ ص ٧٦٢)

غیرُ اللہ سے مدد مانگنے کے متعلّق شافِعی مفتی کا فتویٰ

شیخُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُ ناشِہاب رَملی انصاری شافِعی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی (مُتَوفّٰی ۱۰۰۴ھ) سے فتویٰ طلب کیا گیا: (یا سیّدی یہ ارشاد فرمائیے:) ''عام لوگ جو سختیوں (یعنی مصیبتوں) کے وَقت مَثَلاً ''یا شیخ فُلاں!'' کہہ کر پکارتے ہیں اور انبیاءِ کرام و اولیائے عِظام علَیھِمُ السّلام و رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام سے فریاد کرتے ہیں، اس کا شَرْع شریف میں کیا حکم ہے؟'' آپ رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ دیا: ''اَنْبِیاء و مُرسَلِین و اولیاء و عُلَماء و صالحین علَیھِمُ السّلام و رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین سے ان کے وِصال (یعنی انتِقال) شریف کے بعد بھی اِستِعانت و اِستِمداد (یعنی مدد طلب کرنا) جائز ہے۔'' (فتاوٰی رملی ج ۴ ص ۷۳۳)

مرحوم نوجوان نے مسکرا کر کہا کہ.........

امام عارِف بِاللہ اُستاذ ابوالقاسم قُشَیری عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ مشہور وَلِیُّ اللہ حضرتِ ابوسعید خَرّاز رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ایک نوجوان کو ''بابِ بنی شَیْبہ'' پر فوت شدہ پڑا پایا۔ اچانک وہ مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یَا اَبَا سَعِیْدٍ! اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْاَحِبَّاءَ اَحْیَاءٌ وَّاِنْ مَّاتُوْا وَاِنَّمَا یُنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔ یعنی اے ابوسعید! کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب (پیارے) بندے زندہ ہیں، اگرچہ وہ فوت ہو جائیں، مُعامَلہ تو صرف اتنا ہے کہ وہ تو ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف مُنْتَقِل (مُن۔تَ۔قِل) کیے جاتے ہیں۔ (رسالۂ قشیریہ ص ۳۴۱)

خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہر پیارا زندہ ہے

سُبْحٰنَ اللہ! ولیُّ اللہ کی بعدِ وفات والی حیات بھی کیا خوب ہے! کہ اولیا کی شان بھی بیان کر دی اور دیکھنے والے کا نام بھی بتا دیا! اِسی سے ملتی جلتی ایک اور حِکایت مُلاحظہ ہو چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک فقیر کو قبر میں اُتارا، جب کفن کھولا اور اُس کا سر خاک پر رکھا تا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی غُربت پر رَحم فرمائے، تو اُس نے اپنی آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: ''اے ابو علی! آپ مجھے اُس کے سامنے ذلیل کرتے ہیں جو کہ میرے ناز اُٹھاتا ہے!'' میں نے سنبھل کر کہا: یاسیِّدی (یعنی اے میرے سردار!) کیا موت کے بعد بھی زندگی ہے؟ اُس نے جواب دیا: ''بَلٰی اَنَا حَیٌّ وَّ کُلُّ مُحِبٍّ لِلّٰہِ حَیٌّ۔ یعنی ہاں کیوں نہیں، میں زندہ ہوں اور خدا کا ہر محبوب (یعنی پیارا بندہ) زندہ ہے۔''

(شرحُ الصّدور ص۲۰۸)

اولیاء کس نے کہا کہ مرگئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (9): میں حنفی ہوں، یہ بتا دیجئے کیا میرے امام، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے بھی کبھی غیرُ اللہ سے مدد مانگی ہے؟

جواب: کیوں نہیں ۔ **کروڑوں** حنفیوں کے پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم **ابوحنیفہ** رَحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ **بارگاہِ رسالت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **میں مدد کی درخواست کرتے** ہوئے ''قصیدۂ نُعمان'' میں عَرض کرتے ہیں: ۔

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی جُدْ لِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْکَ لَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

یعنی اے جنّ وانس سے بہتر اور نعمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے خزانے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اُس میں سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو جو راضی کیا ہے آپ مجھے بھی راضی فرمایئے ۔ میں آپ کی سخاوت کا امیدوار ہوں، آپ کے سوا **ابوحنیفہ** کا مخلوق میں کوئی نہیں۔

(قصیدۂ نعمانیه مع الخیرات الحسان ص ٢٠٠)

پڑے مجھ پر نہ کچھ افتاد یاغوث
مدد پر ہو تری امداد یاغوث (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''یا علی مدد'' کہنے کا ثُبُوت

سُوال (10): ''یا علی مدد'' کہنے کی صَراحت کے ساتھ اگر دلیل مل جائے تو مدینہ مدینہ۔

جواب: پچھلے صَفَحات پر غیرِ خدا سے اُس کی ظاہری حیات اور بعدِ مَمات مدد مانگنے کے دلائل گزرے ۔ تاہم صَراحۃً ''یا علی مدد'' کہنے کی دلیل بھی مُلاحظہ ہو چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ** جلد 9 صَفْحہ 821 تا 822 پر لکھتے ہیں: ''شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی کتاب ''**جواہرِ خمسہ**'' جس کے وظائف کی جیّد وبُزُرگ اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام نے اجازتیں دیں جن میں **شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحدِّث دِہلوی** بھی شامل ہیں، اِس کتاب میں ہے، ''**نادِعلی** ہفت باریاسہ باریا یک بار بخوانَد وآں ایں اَسْت۔ یعنی سات بار، یا تین بار ،یاایک بار نادِعلی پڑھے، اور وہ یہ ہے: **نَادِ عَلِیًّا مَّظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ یَاعَلِیُّ** ترجمہ: حضرت علی کو پکار جو عجائب کے مظہر ہیں انہیں تمام مصیبتوں میں اپنا مددگار پائے گا، ہر رنج وغم دُور ہوجائے گا، آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی وِلایت سے، **یاعلی، یاعلی، یاعلی**۔

(جَواھِرِ خمسہ مُتَرجَم ص۲۸۲، ۴۵۳)

اگر ''یاعلی'' کہنا شِرک ہو تو۔۔۔۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مزید فرماتے ہیں: اگر مولا علی کو مُشکل کُشا ماننا، مصیبت کے وَقت مددگار جاننا، ہنگامِ (یعنی وقتِ) غم وتکلیف اُس جناب کو نِدا کرنا، **یاعلی یاعلی** کا دم بھرنا شِرک ہو تو **مَعَاذَ اللّٰہ** یہ سارے اولیائے کرام رحمہم اللہ السلام کُفّار ومُشرِکین ٹھہریں، اور سب سے بڑھ کر بھاری مشرِک کٹّر کافر عِیاذاً باللّٰہ (یعنی اللّٰہ عزّوجلّ کی پناہ) **شاہ ولیُّ اللّٰہ** ہوں جو مشرِکوں کو اولیاءُ اللہ جانتے۔۔۔۔۔**اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ**

اِلَّا بِاللّٰہِ الْحَقِّ الْمُبِیْن، مسلمان دیکھیں کہ **یاعلی یاعلی** (کہنے) کو شرک ٹھہرانے کی کیا سزا ملی! نہ ناحق مسلمانوں کو مُشرِک کہتے نہ اگلوں پچھلوں کے مُشرِک بننے کی مصیبت سہتے، اس سے یہی بہتر کہ راہِ راست پر آئیں، سچے مسلمانوں کو مُشرِک نہ بنائیں ورنہ اپنوں کے ایمان کی فکر فرمائیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرجہ ج ۹ ص ۸۲۱،۸۲۲ مُلَخَّصاً)

سخت دشمن ہے حسن کی تاک میں

المدد محبوبِ یزداں الغیاث (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”یاغوث“ کہنے کا ثُبُوت

سُوال (11): کیا اِسی طرح ”**یاغوث**“ کہنے کا ثُبُوت بھی مل سکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں۔ یوں تو کافی دلائل گزرے، صَراحت بھی حاضِر ہے، چنانچِہ مشہور ومعروف حنفی عالم حضرتِ علّامہ مولانا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی نَقْل کرتے ہیں: حُضُور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ”جو کوئی رنج وغم میں مجھ سے **مدد مانگے** تو اس کا رنج وغم دور ہوگا اور جو سختی کے وَقْت میرا نام لے کر **مجھے پکارے** تو وہ شدّت دَفْع ہوگی اور جو کسی حاجت میں ربُّ العزّت کی طرف مجھے وسیلہ بنائے تو اُس کی حاجت پوری ہوگی۔“ حضرتِ علّامہ مولانا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی مزید لکھتے ہیں: حُضُور غوثِ پاک **نمازِ غوثیہ** کی ترکیب بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دو رَکْعت نَفْل پڑھے، ہر رَکْعت میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد

11،11 بار **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص** پڑھے، سلام پھیر کر 11 مرتبہ صلوٰۃ وسلام (مَثَلاً اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ) پڑھے پھر **بغداد** کی طرف (پاک و ہند میں جانبِ شمال) 11 قدم چلے ہر قدم پر میرا نام لے کر اپنی حاجت عَرض کرے اور یہ دو شعر پڑھے:

اَیُدْرِکُنِیْ ضَیْمٌ وَاَنْتَ ذَخِیْرَتِیْ وَاُظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَ اَنْتَ نَصِیْرِیْ

وَعَارٌعَلٰی حَامِی الْحِمٰی وَھُوَمُنْجِدِیْ اِذَا ضَاعَ فِی الْبَیْدَاءِ عِقَالُ بَعِیْرِیْ

کیا مجھ پر ظُلم کیا جائے گا؟ جب کہ آپ میرا سرمایہ ہیں اور کیا دنیا میں مجھ پر ستم کیا جائے گا؟ جب کہ آپ میرے مددگار ہیں۔ **غوثِ پاک** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے پشت پناہ ہوتے ہوئے اگر جنگل میں میرے اُونٹ کی رسی گم ہوجائے تو یہ بات محافظ کیلئے باعث عار ہے۔

یہ کہہ کر حضرتِ مُلا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: وَقَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَاراً فَصَحَّ یعنی بارہا اس نمازِ غوثیہ کا تجربہ کیا گیا، دُرُست نکلا۔ (نزھۃُ الخاطر ص ۶۱)

حُسنِ نیّت ہو خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں

آزمایا ہے یگانہ ہے "دوگانہ" تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضورِ **غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم مسلمانوں کو تعلیم دیتے ہیں کہ مصیبت کے وقت مجھ سے مدد مانگو اور حنفیوں کے مُعتبر عالم حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی اسے بغیر تردید نَقل کر کے فرماتے ہیں کہ "اس کا تجرِبہ کیا گیا، بالکل صحیح ہے۔" معلوم ہوا کہ بُزُرگوں سے بعدِ وفات مدد مانگنا نہ صِرف جائز

بلکہ فائدہ مند بھی ہے۔ (جاءَ الحق ص ۲۰۷)

غوثِ پاک کے تین ایمان افروز ارشادات

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق ،خاتِمُ المُحَدِّثین ، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے ''اَخبارُ الاَخْیار'' میں سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم کے جومبارَک اَقوال نَقْل فرمائے ہیں اُن میں سے تین مُلاحَظہ ہوں: ﴿۱﴾ میرے مُرید کا پردۂ عِفّت اگر مشرِق میں کُھل رہا ہو اور میں چاہے مغرِب میں ہُوا جب بھی اُس کی پردہ پوشی کروں گا ﴿۲﴾ میں تا قِیامت اپنے مُریدوں کی دَسْت گیری (یعنی امداد) کرتا رہوں گا اگرچِہ وہ سُواری سے گرے ﴿۳﴾ جو کسی سختی (مشکل) میں مجھے پکارے (یعنی المدد یاغوث کہے) اُسے کُشادَگی حاصل ہو۔ (یعنی مشکل حل ہو) (اخبارُالاخیار ص ۱۹)

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہاہم نے جس وقت ''یا غوثِ اعظم'' (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سوال(12): شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی توعربی و فارسی بولتے تھے،مختلف بولیوں مثلاً اردو،انگریزی،پشتو،پنجابی وغیرہ زَبان میں مدد کیلئے پکارنے پر وہ کس طرح مدد فرمائیں گے؟

جواب: کوئی عورت اپنے شوہر کو چاہے کسی بھی زبان میں ستائے اُس کی زوجہ بننے والی جنّتی حُور سمجھ لیتی ہے چُنانچہ

جنّتی حُور کا دوسری زَبانیں سمجھ لینا

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دُنیا میں ستاتی ہے تواس کی بیوی سے جنّتی حُور کہتی ہے: لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَکِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَکِ دَخِيْلٌ يُوْشِکُ اَنْ يُّفَارِقَکِ اِلَيْنَا. یعنی اللہ تجھے غارت کرے اسے تکلیف نہ پہنچا وہ تیرے پاس چند دن کا مہمان ہے عنقریب وہ تجھ سے جُدا ہو کر ہمارے پاس آنے والا ہے۔(ترمذی ج۲ص ۳۹۲ حدیث ۱۱۷۷) جب حُور دوسری زبان سمجھ سکتی ہے تو اولیاء کے سردار سرکارِ غوث اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم وَفات کے بعد دوسری زَبانیں کیوں نہیں سمجھ سکتے!

حدیثِ پاک کی ایمان افروز شرح

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت مراۃ جلد 5 صَفْحَہ 98 پر فرماتے ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے، **ایک** یہ کہ حُوریں نورانی ہونے کی وجہ سے جنّت میں زمین کے واقعات دیکھتی ہیں، دیکھو یہ لڑائی ہو رہی ہے کسی گھر کی بند کوٹھری میں اور حور دیکھ رہی ہے! یہاں (صاحب) مِرقات (حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی) نے فرمایا کہ مَلاءِ اعلٰی دنیا والوں کے ایک ایک عمل پر خبر دار ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ حوروں کو لوگوں کے انجام کی خبر ہے کہ فُلاں مومن مُتّقی مریگا۔ (جبھی تو کہتی ہے: عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئیگا) **تیسرے** یہ کہ حوروں کو لوگوں کے مقام کی خبر کہ بعد قیامت یہ جنّت کے فُلاں دَرَجے میں رہے گا۔

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

چوتھے یہ کہ حوریں آج بھی اپنے خاوَند انسانوں کو جانتی پہچانتی ہیں، **پانچواں** یہ کہ آج بھی حُوروں کو ہمارے دُکھ سے دُکھ پہنچتا ہے، ہمارے مخالِف سے ناراض ہوتی ہیں۔ جب حُوروں کے عِلْم کا یہ حال ہے تو حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو تمام خَلق سے بڑے عالم ہیں ان کے عِلْم کا کیا پوچھنا! مفتی صاحب آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: **چھٹے** یہ کہ حضور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّت کے حالات (اور) حُوروں کے کلام سے خبردار ہیں مگر یہ کلام وہ ہی حُور کرتی ہے جس کا زَوج (یعنی شوہر) اس گھر میں ہو۔ یعنی ترمذی میں یہ حدیث غریب ہے، ابنِ ماجہ کی روایت میں نہیں مگر یہ غرابَت مُضِر نہیں، کیونکہ اِس حدیث کی تائید قرانِ کریم سے ہورہی ہے۔ ربّ تعالٰی فِرشتوں کے مُتَعلِّق فرماتا ہے:

یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (الانفطار:۱۲) **ترجمۂ کنز الایمان:** کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو

اور ابلیس وذُرِّیّتِ ابلیس کے مُتَعلِّق فرماتا ہے:

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ (پ۸، الاعراف:۲۷) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

جب حدیث کی تائید قرانِ مجید سے ہوجائے تو ''ضعیف'' بھی ''**قوی**'' ہوجاتی ہے۔ (مراٰۃ ج۵ ص۹۸) بہر کیف عالَمِ آخرت کے مُعاملاتِ وَہْبی (یعنی **اللہ** تعالٰی کی طرف سے عطا کردہ) اور خلافِ عادت ہیں انہیں اس دنیا کے مُعاملات پر قِیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی جو اُمور دنیا میں کَسْبی (کوشش سے حاصل کئے جاتے) ہیں وہ وہاں محض وَہْبی ہوجاتے ہیں۔

حضرت عَلَّامہ **علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ البَارِی فرماتے ہیں: **لِاَنَّ اُمُوْرَ الْاٰخِرَۃِ مَبْنِیَّۃٌ عَلٰی خَرْقِ الْعَادَۃِ** ۔ یعنی کیونکہ آخرت کے مُعاملات خلافِ عادت پر مبنی ہیں۔

(مِرقاۃ ج۱ ص۳٥٤ تَحتَ الحدیث ۱۳۱)

راستہ پُرخار، منزِل دُور، بَن سُنسان ہے
المدد اے رہنما! یاغوثِ اعظم دستگیر (وسائلِ بخشش ص۵۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

جب اللہ مدد کرسکتا ہے تو دوسرے سے مدد کیوں مانگیں؟

سُوال (13): اُس کے بارے میں آپ کیا کہیں گے جو یوں ذہن بنا کر صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگا کرے کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد پر قادِر ہے تو پھر **احتیاط** اِسی میں ہے کہ صِرف اُسی سے مدد مانگی جائے۔

جواب: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدد پر قادِر ہے اور کارسازِ حقیقی بھی وُہی ہے، اگر کوئی صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگا کرے تو اُس پر کوئی اِلزام نہیں، تاہم ''اِحتیاطاً دوسروں سے مدد نہ مانگنا'' شیطان کا بہُت بڑا اور بُرا وار ہے کہ اُس نے اِس شخص کا ذِہن مُنتَشِر کر رکھا ہے جبھی تو ''احتِیاط'' کے نام پر اِس ''وَسوَسے'' کے مطابق عمل کر رہا ہے کہ ہوسکتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کوئی غَلَط کام ہو! اگر یہ وَسوَسے کا شکار نہ ہوتا تو اسے ''احتِیاط'' کا نام دیتا ہی کیوں! اُسے اپنے **وَسوَسوں کا علاج** کرنا ضروری ہے، کیوں کہ

اِس وَسوَسے کی پَیروی میں بَہُت ساری قُرانی آیتوں اور مبارَک حدیثوں کی مخالَفت پائی جا رہی ہے، اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت عنایت فرمارہے ہیں اور یہ ہے کہ اپنی ''وَسوَسہ مارکہ اِحتِیاط'' پر اَڑا ہوا ہے! ایسے شخص کو قرانِ کریم کی اِن 6 آیاتِ مبارَکہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے جن میں غیرِ خدا سے مدد لینے کا صاف صاف الفاظ میں تذکرہ موجود ہے۔ چُنانچِہ

﴿۱﴾ نیکی میں ایک دوسرے کی مدد کرو:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ (پ۶، المائدہ: ۲)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

﴿۲﴾ صَبر اور نَماز سے مدد چاہو: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ ترجَمۂ کنز الایمان: اور صَبر اور نَماز سے مدد چاہو۔ (پ۱، البقرۃ: ۴۵) **﴿۳﴾ سکندر ذُوالقَرنَین** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **نے مدد مانگی:** جب حضرتِ سیِّدُنا سکندر ذُوالقَرنَین رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جانبِ مَشرِق سفر فرمایا تو ایک قوم کی شکایت پر یاجُوج، ماجُوج اور اس قوم کے درمیان دیوار قائم کرتے ہوئے اس قوم کے اَفراد سے ارشاد فرمایا: فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ ترجَمۂ کنز الایمان: تو میری مدد طاقت سے کرو۔ (پ۱۶، الکھف: ۹۵) **﴿۴﴾ دینِ خدا کی مدد کرو:** اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ترجَمۂ کنز الایمان: اگر تم دینِ خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ (پ۲۶، محمد: ۷) **﴿۵﴾**

نبی کا غیرُ اللّٰہ سے دین کے لئے مدد طلب فرمانا: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا:

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ

ترجمۂ کنز الایمان: کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف؟ حواریوں نے کہا: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔ (پ۳، اٰل عمران: ۵۲)

﴿٦﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا غیرُ اللہ کو مددگار فرمانا:

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾

ترجمۂ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔ (پ۲۸، التحریم ٤)

کُن کا حاکم کردیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار کا (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی فردِ بشر غیرِ خدا کی مدد کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا!

سُوال (14): کیا آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کوئی فردِ بشر غیرِ خدا کی مدد کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا؟

جواب: جی ہاں۔ مَثَلاً آپ کار میں جا رہے ہیں، اچانک آپ کی کار روڈ پر ''اَڑ'' گئی،

دھکّے دینے کی حاجت پیش آئی! کیا کریں گے؟ لامُحالہ راہ گیروں سے ہی عرض کرنا ہوگا کہ برائے مہربانی ذرا دھکّا لگا دیجئے! ہوسکتا ہے بعض رَحْم کھا کر دھکّے لگائیں اور گاڑی چل پڑے! دیکھا آپ نے! آپ کو حاجت پیش آئی، آپ نے غیرِ خدا سے حاجت روائی چاہی، انہوں نے مدد کر دی اور آپ کی مُشکلکشائی ہوگئی! اگر آپ کہیں کہ یہ تو چلتے پھرتے زندہ انسانوں نے مدد کی! تو لیجئے بعدِ وفات مدد کی ایسی دلیل عرض کرتا ہوں کہ اِس ''مدد'' کا ہر مسلمان اثر لئے ہوئے ہے چُنانچِہ

50 کی جگہ پانچ نمازیں کیسے ہوئیں؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: **شَہَنْشاہِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری اُمّت پر **پچاس** نمازیں فَرض فرمائی تھیں۔ جب میں **مُوسٰی** (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے پاس لَوٹ کر آیا تو مُوسٰی (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) نے دریافت کیا کہ **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی نے آپ (صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی اُمّت پر کیا فَرض کیا ہے؟ میں نے اُنہیں بتایا تو کہنے لگے: اپنے ربّ تعالٰی کے پاس لَوٹ کر جایئے، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) کی اُمّت اِتنی طاقت نہیں رکھتی۔ میں لوٹ کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس گیا، اُن سے کچھ حصّہ کم کر دیا گیا۔ جب پھر مُوسٰی (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے پاس لوٹ کر آیا تو اُنہوں نے مجھے پھر لَوٹا دیا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اچّھا **پانچ** ہیں اور **پچاس** کی قائم مقام ہیں کیونکہ ہمارے قول میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ مُوسٰی (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)

کے پاس لوٹ کر آیا۔ اُنہوں نے کہا: پھر **اللہ** تبارَکَ وَ تعالٰی کے پاس لوٹ جایئے۔ میں نے جواب دیا: مجھے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے شَرم محسوس ہونے لگی ہے۔(اِبنِ ماجہ ج ۲ ص ۱٦٦ حدیث ۱۳۹۹) دیکھا آپ نے! **حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے **اپنی وفاتِ ظاہری کے ڈھائی ہزار برس بعد اُمّتِ مصطَفٰے کی یہ مدد فرمائی کہ شبِ مِعراج میں پچاس نَمازوں کے بجائے پانچ کرادیں۔ اللہ** تعالٰی جانتا تھا کہ نَمازیں پانچ رہیں گی مگر پچاس مقرّر فرما کر پھر دو پیاروں کے ذَریعے سے **پانچ مُقرَّر فرمائیں**۔ یہاں دلچسپ بات یہ ہے کہ جو لوگ شیطان کے وَسوَسوں میں آ کر وَفات یافتگان کی مدد اور تعاوُن کا انکار کر دیتے ہیں وہ بھی 50 نہیں پانچ نَمازیں ہی پڑھتے ہیں حالانکہ پانچ نمازوں کے تقرُّر میں یقینی طور پر غیرُ اللہ کی مدد شامل ہے!

جنّت میں بھی غیرُ اللہ کی مدد کی حاجت

جنَّت میں بھی غیرِ خدا کی مدد کی حاجت ہو گی ، جی ہاں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جنّتی جنّت میں عُلماءِ کرام (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام) کے مُحتاج ہوں گے، اِس لئے کہ وہ ہر جُمُعہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دیدار سے مُشرَّف ہوں گے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: **تَمَنَّوْا عَلَيَّ مَا شِئْتُم** یعنی مجھ سے مانگو جو چاہو! وہ جنّتی، **عُلماءِ کرام** رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلام کی طرف مُتَوَجِّہ ہوں گے کہ اپنے ربِّ کریم سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: ''یہ مانگو وہ مانگو''

فَهُمْ يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِمْ فِى الْجَنَّةِ كَمَا يَحْتَاجُوْنَ اِلَيْهِمْ فِى الدُّنْيَا۔ تو جیسے لوگ دنیا میں عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام کے مُحتاج تھے جنّت میں بھی اُن کے مُحتاج ہوں گے۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۱۳۵ حدیث ۲۲۳۵)

انسان عام طور پر زندگی کے ہر موڑ پر دوسرے کامحتاج رہتا ہے، کبھی ماں باپ کا، کبھی دوست واَحباب کا، کبھی پولیس والوں کا تو کبھی راہ چلتے عام آدمی کا۔ ایسی صورت میں وہ ''محتاط'' رہنے میں کامیاب بھی کس طرح ہوسکتا ہے! ہاں جو واقعی وسوسوں کا شکار نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دوسروں کو سچّے دل سے مدد گار تسلیم کرتا ہے باوُجُود اِس کے وہ صِرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی سے مدد مانگتا ہے تو اِس میں کوئی مُضایقہ نہیں۔

تو ہے نائبِ ربِّ اکبر پیارے ہر دَم تیرے در پر

اہلِ حاجت کا ہے میلہ صلّی اللّٰہ علیک وسلم (سامانِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

کیا غیرُ اللہ سے مدد مانگنا کبھی واجب بھی ہوتا ہے؟

سُوال(15): کیا کوئی ایسی بھی صورت ہے جس میں غیرُ اللّٰہ سے مدد مانگنا واجِب ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں، بعض صورتیں ایسی ہیں جہاں غیرُ اللّٰہ سے مَدد مانگنا **واجِب** ہوتا ہے اور بعض حالات میں بصورتِ قُدرت بندے پر بھی واجِب ہو جاتا ہے کہ وہ مدد کرے۔ اِس

ضِمن میں وہ فقہی جُزئیات پیش کئے جاتے ہیں جن میں مدد (تعاوُن) مانگنے اور مدد کرنے کے وُجوب (یعنی واجِب ہونے) کا تذکرہ ہے۔

وہ مقامات جہاں مدد مانگنا واجِب ہے

(۱) اگر (لباس پاس نہیں اور ایسی صورت ہے کہ ننگے نماز پڑھے گا اور) دوسرے کے پاس کپڑا ہے اور غالِب گمان ہے کہ مانگنے سے دے دے گا، تو (بصورتِ لباس مدد) **مانگنا واجِب** ہے۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۸۵) **(۲)** اگر اپنے ساتھی کے پاس پانی ہے اور یہ گمان ہے کہ (بصورتِ پانی مدد) مانگنے سے دیدے گا تو مانگنے سے پہلے تیمُّم جائز نہیں پھر اگر نہیں مانگا اور تیمُّم کر کے نَماز پڑھ لی اور بعد نَماز مانگا اور اس نے دیدیا یا بے مانگے اس نے خود دیدیا تو وُضو کر کے نماز کا اِعادہ (یعنی دوبارہ پڑھنا) لازِم ہے اور اگر مانگا اور نہ دیا تو نَماز ہوگئی اور اگر بعد کو بھی نہ مانگا جس سے دینے نہ دینے کا حال کُھلتا اور نہ اُس نے خود دیا تو نَماز ہوگئی اور اگر دینے کا غالِب گمان نہیں اور تیمُّم کر کے نَماز پڑھ لی جب بھی یِہی صورتیں ہیں کہ بعد کو پانی دے دیا تو وُضو کر کے نَماز کا اِعادہ کرے ورنہ ہوگئی۔ (ایضاً ص ۳۴۸)

وہ مقامات جہاں مدد کرنا واجِب ہے

(۱) کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اُسی نَمازی کو پُکار رہا ہو یا مُطلَقاً کسی شخص کو پُکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں (نَماز) توڑ دینا **واجِب** ہے، جب کہ یہ (نمازی) اس کے بچانے پر قادِر (یعنی

قدرت رکھتا) ہو۔ (ایضاً ص ٦٣٧) **(٢)** ماں باپ، دادا دادی وغیرہ **اُصُول**[1] کے مَحض بُلانے سے نماز قَطع کرنا (یعنی توڑنا) جائز نہیں، البتّہ اگر ان کا پُکارنا بھی کسی بڑی مصیبت کے لیے ہو، جیسے اوپر مذکور ہوا تو توڑ دے (اور ان کی مدد کو پہنچے)، یہ حُکم فرض (رکعتوں) کا ہے اور اگر نَفل نماز ہے اور ان کو معلوم ہے کہ نماز پڑھتا ہے تو ان کے معمولی پُکارنے سے نماز نہ توڑے اور اس کا (نفلی) نَماز پڑھنا انھیں معلوم نہ ہو اور پُکارا تو توڑ دے اور جواب دے، اگرچِہ معمولی طور سے بلائیں۔ (ایضاً ص ٦٣٨) **(٣)** کوئی سورہا ہے یا نَماز پڑھنا بھول گیا تو جسے معلوم ہو اس پر واجِب ہے کہ (اُس کی اِس طرح مدد کرے کہ) سوتے کو جگادے اور بُھولے ہوئے کو یاد دلادے۔ (ایضاً ص ٧٠١) **(٤)** بھول کر کھایا یا پیا یا جِماع کیا روزہ فاسِد نہ ہوا خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نَفل۔ اور روزہ کی نیّت سے پہلے یہ چیزیں پائی گئیں یا بعد میں، مگر جب یاد دلانے پر بھی یاد نہ آیا کہ روزہ دار ہے تو اب فاسد ہوجائے گا، بشرطیکہ یاد دلانے کے بعد یہ افعال واقِع ہوئے ہوں مگر اس صورت میں کَفّارہ لازم نہیں۔ **(٥)** کسی روزہ دار کو ان افعال میں دیکھے تو یاد دلانا واجب ہے، (اُس کی اِس طرح مدد نہ کی یعنی) یاد نہ دلایا تو گنہگار ہوا، مگر جب کہ وہ روزہ دار بہت کمزور ہو کہ یاد دلائے گا تو وہ کھانا چھوڑ دے گا اور کمزوری اتنی بڑھ جائے گی کہ روزہ رکھنا دشوار ہوگا اور کھالے گا تو روزہ بھی اچھی طرح پورا کر لے گا اور دیگر عبادتیں بھی بخوبی ادا کرلے گا تو اس صورت میں یاد نہ دلانا بہتر ہے۔ (ایضاً ص ٩٨١) **(٦)** جو

[1] مثلاً ماں، نانی، پَرنانی اِسی طرح اوپر تک نیز باپ، دادا، پَردادا اِسی طرح اوپر تک یہ سب ''اُصول'' کہلاتے ہیں۔

شخص (قرانِ کریم) غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر (اِس انداز میں مدد کرنا) **واجب** ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف (قرانِ پاک) اپنے پاس عارِیت (یعنی کچھ وقت کیلئے) ہے، اگر اس میں کِتابت (لکھائی) کی غلطی دیکھے، بتادینا (کہ یہ بھی ایک مددہی کی صورت ہے جو کہ) واجِب ہے۔ (ایضاً ص ۵۵۳)

ہے انتظامِ دنیا امدادِ باہمی سے
آجائے گی خرابی امداد کی کمی سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (16): قرانِ کریم میں ہے: وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (پ ۱۱، یونس: ۱۰۶) ترجمہ: ''اللہ کے سوا ان کو نہ پکارو۔'' **معلوم ہوا کہ غیرِ خدا کو پکارنا شرک ہے۔**

جواب: اس آیت میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (یعنی اللہ کے سِوا) کو پکارنے سے مَنْع کیا گیا ہے یہاں مراد بُت ہیں اور پکارنے سے مراد عبادت ہے۔ (تفسیرِ طَبری ج ۶ ص ۶۱۸) **اعلٰی حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اوپر بیان کردہ آیت کے حصّے کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: ''اور اللہ کے سِوا بندَگی نہ کر۔'' دوسری آیات اس معنٰی کی تائید کرتی ہیں مَثَلاً اللہ تَعَالٰی فرماتا ہے:

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (پ ۲۰، القصص: ۸۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کو نہ پوج اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔

معلوم ہوا کہ غیرِ خدا کو خدا سمجھ کر پکارنا شرک ہے کیونکہ یہ غیرِ خدا کی عبادت ہے۔ (مزید

تفصیلات کیلئے حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کی کتاب "علم القرآن" کامُطالَعہ فرمائیے)

اللہ کی عطا سے ہیں مصطفٰے مددگار

ہیں انبیاء مدد پر ہیں اولیاء مددگار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال (17) : مُشرِکین بُتوں سے اور آپ نبیوں اور ولیوں سے مدد مانگتے ہیں، کیا دونوں شرک میں برابر نہ ہوئے ؟

جواب: مَعاذَاللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) دونوں کا مُعامَلہ ہرگز ایک جیسا نہیں، مُشرِکین کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بُتوں کو اُلُوہِیَّت دے دی (یعنی معبود بنادیا) ہے۔ نیز وہ بتوں وغیرہ کو سفارشی اور وسیلہ سمجھتے ہیں اور بُت فِی الحقیقت ایسے نہیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان کسی مُقرَّب سے مُقرَّب حتّٰی کہ محبوبِ رب، تاجدارِ عرب، سراپا لائقِ تعظیم وادب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھی اُلُوہِیَّت (یعنی مستحقِ عبادت ہونے) کے قائل نہیں ہیں، ہم تو اَنْبِیاءِ کِرام علَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور اولیاءِ عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اعزازی طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن وعطا (یعنی اجازت وعنایت) سے شفیع ووسیلہ اور حاجت روا و مُشکلکُشا مانتے ہیں۔

بُتوں سے مدد مانگنا شِرک ہے

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: مُشرکین کا اپنے بُتوں سے مدد مانگنا یہ بالکل شرک ہے۔ (اور یہ شرک ہونا) اس لئے کہ وہ ان بُتوں میں خُدائی اثر اور ان کو چھوٹا خُدا مان کر مدد مانگتے ہیں اور اِسی لئے ان کو اِلٰہ یا شُرکاء (یعنی عبادت کے لائق یا **اللہ** کے شریک) کہتے ہیں یعنی ان بُتوں کو **اللہ** کا بندہ اور پھر اُلُوہِیَّت کا حصّے دار مانتے ہیں۔ (جاءالحق ص ٢١٤)

شِرک کی تعریف

شِرک کا معنیٰ ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو واجِبُ الوُجُود یا مستحقِ عبادت (عبادت کے لائق) جاننا یعنی اُلُوہِیَّت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ **کُفر** کی سب سے بدترین قِسم ہے۔ اس کے سوا کوئی بات کیسی ہی شدید کفر ہو حقیقۃً **شرک** نہیں۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ١٨٣) **میرے آقا اعلیٰ حضرت** امامِ اہلِسنّت مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''آدمی حقیقۃً کسی بات سے مُشرِک نہیں ہوتا جب تک غیرِ خدا کو مَعبود (یعنی عبادت کے لائق) یا مُستَقِل بِالذّات (یعنی اپنی ذات میں غیرِ محتاج۔ مثلاً یہ یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کا عِلم ذاتی ہے) و واجبُ الوُجود نہ جانے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢١ ص ١٣١) **شَرحِ عقائد میں**

ہے: ''شرک''، اللہ تعالیٰ کی اُلُوہیَّت میں کسی کوشریک جاننا جیسے مَجوسی (یعنی آتش پرست) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا واجبُ الْوُجُود مانتے ہیں یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو عبادت کے لائق جاننا جیسے بُتوں کے پُجاری۔ (شرح عقائد نسفیہ ص ۲۰۱)

میں قرباں اِس ادائے دستگیری پر مرے آقا

مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۶ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ

5-8-2012

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

Tip1:Click on any heading, it will send you to the required page.
Tip2:at inner pages, Click on the Name of the book to get back(here) to contents.

فِہرس

مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	دلائل النبوۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الطبقات الکبریٰ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت	جزء الحسن بن عرفۃ العبدی	مکتبہ دار الاقصٰی کویت
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	معرفۃ الصحابۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر بیضاوی	دار الفکر بیروت	المواہب اللدنیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
تفسیر ابی سُعُود	دار الفکر بیروت	تاریخ دمشق	دار الفکر بیروت
تفسیر بغوی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	اسد الغابۃ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تفسیر خازن	مصر	تاریخ الخلفاء	باب المدینہ کراچی
تفسیر نسفی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	ازالۃ الخفاء	باب المدینہ کراچی
تفسیر جلالین	باب المدینہ کراچی	الشفاء	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند
تفسیر روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت	اخبار الاخیار	فاروقی اکیڈمی گمبٹ پاکستان
تفسیر خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	حجۃ اللہ علی العالمین	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند
بخاری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شواہد الحق	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند
مسلم	دار ابن حزم بیروت	شواہد النبوۃ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
ترمذی	دار الفکر بیروت	الزھد الکبیر	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت	قوت القلوب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	دار الفکر بیروت	احیاء العلوم	دار صادر بیروت
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی بیروت	رسالہ قشیریہ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم اوسط	دار الکتب العلمیۃ بیروت	الاذکار	دار الکتب العلمیۃ بیروت
معجم صغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	مصباح الظلام	المدینۃ المنورہ
مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	شرح الصدور	مرکز اہلسنّت برکات رضا ہند
مصنف ابن ابی شیبہ	دار الفکر بیروت	راحت القلوب	ضیاء القران مرکز الاولیاء لاہور
مستدرک	دار المعرفۃ بیروت	عیون الحکایات	دار الکتب العلمیۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ بیروت	سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مسند الفردوس	دار الکتب العلمیۃ بیروت	جاء الحق	نعیمی کتب خانہ گجرات
جامع الاصول فی احادیث الرسول	دار الکتب العلمیۃ بیروت	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیۃ بیروت	قصیدۂ نعمانیہ مع الخیرات الحسان	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول
مسند الشہاب	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت	جواہر خمسہ	باب المدینہ کراچی
فتح الباری	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رملی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مرقاۃ المفاتیح	دار الکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضا فاونڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	ملفوظاتِ اعلٰی حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الحرز الثمین	مخطوطہ	وسائلِ بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
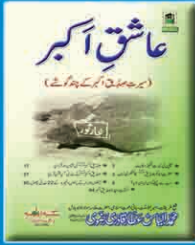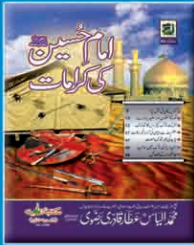
مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد نزد تحصیل کونسل ہال فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزار طیبہ (سرگودھا) ضیا مارکیٹ، بالمقابل جامع مسجد سیّد حامد علی شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net